ڈیڈ ڈاگ

طاہر جاوید مغل

ڈیڈ ڈاگ

آخری لمحے تک تجسس، تحیّر اور تاثر قائم رہتا ہے
اور قاری تیز رو واقعات کے ساتھ ساتھ
بے اختیار بہنے لگتا ہے

سُراغ رسانی اور مہم جوئی کے ایک ہوش رُبا ناول "ڈیڈ ڈاک" کی تلخیص

گرمی شدید تھی۔ سڑک کے دونوں طرف کپاس کے کھیت پھیلے ہُوئے تھے۔
کیتھرین گاڑی ڈرائیو کرتے طائرانہ نظر سے اطراف کا جائزہ لے رہی تھی۔ سڑک بل کھاتی کھیتوں کے درمیان سے گزرتی تھی اور گاڑی چلانے کے لیے زیادہ دیر تک سڑک سے نظریں ہٹانا ممکن نہیں تھا۔ کیتھرین اب اپنی زمین کی حُدود میں داخل ہو چکی تھی۔ یہ زمین اُسے ورثے میں ملی تھی۔

ایک موڑ پر کیتھرین اچانک ٹھٹک گئی ــــ سامنے سڑک کے بیچوں بیچ کُتا مرا پڑا تھا۔ اُس کی انتڑیاں سڑک پر بکھری ہُوئی تھیں۔ کوئی تیز رفتار گاڑی اُسے کچلتی ہوئی گزر گئی تھی۔ کیتھرین کوشش کے باوجود دوبارہ کُتّے کی طرف نہیں دیکھ سکی۔ پانچ فرلانگ آگے جا کر ایک درخت کی چھاؤں میں گاڑی روکی اور باہر نکل آئی۔ وہ نیلی جیکٹ اور پینٹ پہنے ہُوئے تھی۔ پاؤں میں ٹینس شوز تھے۔ اُس کے لمبے سیاہ بال شانوں پر لہرا رہے تھے۔ گاڑی کی عقبی نشست سے اُس نے ایک بیگ اُٹھایا جس میں اُس کا پستول گولیاں اور بیئر کے خالی ڈبّے تھے۔ ایک لمحے رُک کر اُس نے اطراف کا جائزہ لیا۔ پھر بیگ ہاتھ میں جھلاتے وہ ایک دوسرے درخت کی چھاؤں میں آ بیٹھی۔ سامنے کچھ فاصلے پر لکڑی کے بنے ہُوئے دو کیبن نظر آ رہے تھے لیکن دُور دُور تک کوئی متنفس دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اُس نے بیگ سے بیئر کے ڈبّے نکالے۔ کچھ فاصلے پر بنی مٹی کی منڈیر پر یہ ڈبّے ایک قطار میں رکھنے کے بعد وہ درخت کے نیچے لوٹی۔ پھر اُس نے پستول نکالا اُس کے چیمبر کا معاینہ کیا اور بڑے ماہرانہ انداز سے دائیں ہاتھ کی کلائی کو بائیں ہاتھ سے سہارا دیا اور سانس روک کر فائر کر دیا۔ ایک دھماکے سے بیئر کا ڈبّہ اُچھل کر دُور جا گرا۔ یکے بعد دیگرے چھ فائر ہُوئے اور پانچ ڈبّے منڈیر پر سے غائب ہو گئے۔ صرف ایک نشانہ خطا گیا۔

نشانہ بازی اُس کا پُرانا مشغلہ تھا۔ اپنے باپ کی زندگی میں وہ اتوار کے روز اکثر مشق کے لیے اس جگہ آیا کرتی تھی۔ اُس نے پستول پھر لوڈ کیا۔ خالی ڈبّے اُٹھا کر قطار میں رکھّے۔ دوبارہ نشانہ بازی کرنے سے قبل اچانک اُس کی نگاہ لکڑی کے کیبن کی طرف گئی جس کی کھڑکی میں اُسے جو چیز نظر آئی اُس نے اُسے ہلا دیا۔ وہ ایک انسانی ہاتھ تھا جس کی ہتھیلی اُوپر کی طرف اُٹھی ہُوئی تھی اور اُنگلیاں ساکت۔ کیتھرین کے ذہن میں انجانے خدشے جاگ اُٹھے۔ اُس کا دل دھڑکنے لگا۔ محتاط قدموں سے وہ کیبن کی طرف بڑھی۔ اُس نے دیکھا کہ ہاتھ کے اُوپر اور کلائی کے گرد کثرت سے مکّھیاں بِھنبھنا رہی ہیں۔ وہ جانتی تھی مکّھیاں بِھنبھنانے کا مطلب کیا ہے۔ اُس کے قدم لرز گئے ــــــ وہ ایک عورت کی لاش تھی جو پُشت کے بل زمین پر پڑی تھی۔ اُس کے سر سے بہنے والا خُون فرش پر دائرے کی صُورت جم گیا تھا۔ عورت کا چہرہ دوسری طرف تھا۔ کیتھرین کچھ اور دیکھنے کی ہمّت نہ کر سکی۔ وہ اُلٹے پاؤں اپنی کار کی طرف بھاگی۔ چیخ اُس نے بڑی مشکل سے حلق میں دبائی۔ کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا اور انجن اسٹارٹ کر کے گاڑی پُوری رفتار سے دوڑائی۔ چلچلاتی دوپہر، دُور دُور کوئی شخص نظر نہیں آتا تھا۔ وہ جلد از جلد اپنے قصبے لوفیلڈ پہنچنا چاہتی تھی۔ شیرف کا چہرہ بار بار اُس کی نگاہوں میں گھوم رہا تھا۔ لوفیلڈ کے شیرف کا دفتر جیل کی عمارت کے ساتھ ہی

تھا۔ دفتر کے سامنے اُس نے گاڑی روکی اور تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ وہ خاصی بدحواس تھی۔ اپنے آپ پر کسی قدر قابو پا لینے کے بعد اُس نے شیرف کو بتایا کہ ایک سفید فام عورت کی لاش کسی مزارع کے مکان میں پڑی ہُوئی ہے۔ اپنا بیان ختم کرنے کے بعد کیتھرین نے جب شیرف کے چہرے پر افسردہ نگاہ ڈالی تو اُس کی آنکھوں میں تشویش کے ساتھ ساتھ رُوکھاپن بھی تھا۔ وہ کیتھرین کے مرحوم باپ کا پُرانا دوست تھا لیکن اُس وقت وہ صرف شیرف دکھائی دے رہا تھا۔

*

تھوڑی دیر بعد کیتھرین، شیرف گیلیئن اور پولیس کے عملے کے ساتھ جائے وقوع کی طرف جا رہی تھی۔ تین گاڑیوں کا قافلہ بڑی سڑک سے اُتر کر چھوٹی سڑک پر آ گیا۔ جُوں جُوں منزل قریب آتی گئی، کیتھرین کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔ شیرف اُس کے ساتھ والی نشست پر تھا۔ اُس نے کیتھرین کا دھیان ہٹانے کے لیے اردگرد پھیلے کپاس کے کھیتوں کا ذکر چھیڑ دیا۔ کیتھرین نے بتایا کہ یہ ساری زمین اُس کے باپ دادا کی ہے۔ کئی برسوں سے مارٹن بارنر نے اسے پٹے پر لے رکھا ہے۔ شیرف کے پُوچھنے پر کیتھرین نے بتایا کہ مارٹن بارنر اُن کے گھر کے قریب ہی رہتا ہے اور اُس کے خاندان کے ساتھ اُن کے پُرانے تعلّقات ہیں۔

گاڑیاں جائے وقوع پر پہنچیں تو کیتھرین نے اُنگلی کے اشارے سے لکڑی کے کیبنوں کی نشاندہی کی اور خود آنکھیں بند کر کے حالات پر غور کرنے لگی۔

کچھ آہٹ سُن کر آنکھیں کھولیں تو اُس نے ادھیڑ عمر تنومند کارل پارکنز کو جو اُس کے مرحوم باپ کا دوست بھی تھا کھڑا پایا۔ وہ قصبے کا تفتیشی افسر تھا۔ کیتھرین اُسے دیکھ کر گاڑی سے باہر آئی۔ پھر وہ دونوں قریباً دس منٹ تک درختوں کے سائے میں ٹہلتے رہے۔ لاش کے متعلق پارکنز نے چند سوال کیے۔ کیتھرین نے اُسے تفصیل سے تمام واقعات بتائے۔ اتنے میں شیرف گیلیئن بھی آ گیا۔ اُس کا بھاری بھرکم چہرہ پسینے میں شرابور تھا۔ اُس کی آنکھوں سے تشویش اور مزاج میں برہمی عیاں تھی۔ گہری نظروں سے دیکھتے ہُوئے اُس نے کہا:

”کیتھرین! تمہارا کہنا ہے کہ تم مقتولہ کو نہیں جانتیں لیکن میرا خیال ہے تم اُسے جانتی ہو۔“

”کیا مطلب؟“ کیتھرین کی آنکھوں میں خوف کے سایے لہرا گئے۔

شیرف نے سگار کا کش لگاتے ہُوئے کہا: ”مرنے والی تیس برس تک تمہارے والد کے کلینک میں بطور نرس کام کر چکی ہے۔“

کیتھرین کا مُنہ استعجاب سے کُھلا کا کُھلا رہ گیا۔

”اوہ میرے خدا! تو یہ لیونا کی لاش ہے لیکن وہ اس جگہ کیا کر رہی تھی؟“

شیرف نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ اُن اہلکاروں کی طرف متوجّہ ہو گیا جو موقعِ واردات کا نقشہ تیّار کرنے میں مصروف تھے۔ کیتھرین نے پھر سوچنا شروع کیا۔ ”مِس لیونا اُس کے والد کے ساتھ تیس برس تک نرس کے طور پر کام کرتی رہی تھی۔ بظاہر وہ خوش اخلاق اور ملنسار تھی لیکن بچپن سے کیتھرین اُس سے متنفّر تھی۔ اُس کا خیال تھا اُس میں دکھاوا اور بناوٹ زیادہ ہے۔ کیتھرین کی ناپسندیدگی کی شاید ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اُس کے والد ہر وقت مِس لیونا سے ہمدردی جتایا کرتے تھے۔

کارونر جیوری نے موقع کا اچھّی طرح معاینہ کیا اور اُسے قتل کی واردات قرار دیا۔ پولیس اہلکار لاش کو ایمبولنس پر چڑھانے کی تیّاریوں میں مصروف تھے کہ پارکنز پھر آیا اور تسلّی تشفّی کی باتیں کرنے لگا۔ اُس نے شکایت کی کہ والدین کی وفات کے بعد تم نے مجھ سے ملنا جُلنا بہت کم کر دیا۔ کیتھرین نے اس حقیقت کا اعتراف کیا اور کہا کہ وہ تنہائی میں زیادہ سکون محسوس کرتی ہے۔ بہرحال آئندہ وہ اُن کے

ہاں آیا جایا کرے گی۔ باتوں باتوں میں پارکنز نے قصبے کے
نئے ڈاکٹر کا ذکر کیا۔ کیتھرین کو ڈاکٹر کا ذکر ہمیشہ ناگوار گزرتا تھا۔
ایسے موقع پر اُسے اپنے مرحوم باپ یاد آنے لگتے۔ جو
شہرت و مقبولیت اُنہیں میسّر تھی کسی اور کے حصّے میں کہاں؟
ویسے ڈاکٹر میو کو شخصی حیثیت سے وہ زیادہ بلند نہیں سمجھتی
تھی۔ کیتھرین نے نظریں اُٹھائیں تو ڈاکٹر میو ایک درخت
تلے کھڑا اُس کی طرف تک رہا تھا۔ اُس نے نہایت بیزاری
سے اپنا مُنہ دوسری طرف پھیر لیا۔ اتنے میں ایمبولنس گاڑی
حرکت میں آ گئی۔ کارل پارکنز اور کیتھرین نے بات ختم کی اور
اپنی اپنی گاڑیوں کی طرف بڑھ گئے۔

گاڑیوں کا واپسی سفر شروع ہُوا۔ کیتھرین بہت تھک چکی
تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ اب شیرف اُسے گھر جانے کی اجازت
دے دے گا لیکن شیرف نے بتایا کہ ابھی تھانے چل کر کیتھرین
کو اپنا مکمّل بیان قلمبند کرانا ہوگا۔ اُس نے دیکھا نہ صرف شیرف
بلکہ تمام لوگوں کا رویّہ اُس کے ساتھ کچھ بدلا بدلا سا ہے۔ ایک
دم تمام آنکھیں شناسائی سے عاری نظر آئیں۔ جیوری کے
افسران تھوڑی دیر اُس سے زبانی گفتگو کرتے رہے پھر اُس کا
بیان قلمبند کیا گیا۔

*

اگلا دن اتوار کا تھا۔ کیتھرین تقریباً دس بجے سو کر اُٹھی تو
گزشتہ واقعات نے پھر آ دبوچا۔ والدین کی موت کے بعد
اس وسیع مکان میں تنہائی پہلے تو بہت کھلی پھر وہ اس
کی عادی ہوگئی۔ اُس نے کمروں کی آرائش اور ترتیب میں کوئی
تبدیلی نہیں کی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی ہُوئی نشست گاہ میں
آئی تو تصوّر کی آنکھوں سے اُس نے اپنے والدین کو روزمرّہ
کے معمولات میں منہمک دیکھا۔

نہا دھو کر غُسل خانے سے نکلی تو گیارہ بج چکے تھے۔ ناشتے
سے فارغ ہو کر مطالعے کے کمرے میں آ بیٹھی۔ کھڑکی سے پارکنز
کے صحن کا نظّارہ کر رہی تھی کہ بیرونی گیٹ کے قریب کسی گاڑی
کے رُکنے کی آواز نے چونکا دیا۔ اوہ! یہ تو اُس کے باس کی
گاڑی تھی۔ ہفت روزہ لوفیلڈ گزٹ کا ایڈیٹر رینڈل۔ یہ پہلا
موقع تھا کہ اُس نے کیتھرین کے گھر کا رُخ کیا تھا۔ کیتھرین نے
تنقیدی نظروں سے اُس کے سراپا کا جائزہ لیا۔ چوڑے
شانے، مُتناسب قد، کسی حد تک فربہ لیکن مضبوط جسم، ہلکے
رنگ دار شیشوں والی عینک چہرے پر بھلی لگ رہی تھی۔ وہ
باوقار انداز میں چلتا ہُوا دروازے کے قریب پہنچا تو کیتھرین
نے لباس دُرست کیا۔ لپک کر دروازہ کھولا اور مُسکراتے ہُوئے
اُس کا استقبال کیا۔ رینڈل ایک متین اور سنجیدہ آدمی تھا۔ اُس
کے رویّے میں گرمجوشی کے ساتھ بُردباری تھی۔ کیتھرین سمجھ
گئی کہ وہ کل پیش آنے والے واقعے پر تبادلۂ خیال کرنے آیا ہے۔
ابھی رسمی جُملے ہی ادا ہُوئے تھے کہ گھنٹی بجی۔ دروازہ کھولا تو
ٹام سامنے تھا۔

ٹام دُبلا پتلا دراز قد شخص تھا۔ اُس کا شمار ہفت روزہ
گزٹ کے محنتی رپورٹروں میں ہوتا تھا۔ کیتھرین کے مکان
کے دو حصّے تھے۔ ایک حصّہ رہائش کے لیے مختص تھا اور
دوسرا اُس کے والد بطور کلینک استعمال کیا کرتے تھے۔ ڈیڈی
کی وفات کے بعد کلینک کا کوئی مصرف نہیں رہا تو اُس نے
یہ حصّہ ٹام کو کرایے پر دے دیا۔ ٹام ایک خوش باش نوجوان
تھا۔ وہ پیدائشی طور پر ایک صحافی تھا اور ہر وقت کسی نہ کسی
کہانی کی کھوج میں رہتا تھا۔ کیتھرین بھانپ گئی وہ کل کی واردات
کے بارے میں تبادلۂ خیال کرنے کے لیے بے چین ہوگا۔
اُس کے سوالوں کی بوچھاڑ سے بچنے کے لیے اُس نے ٹام کو
فوراً رینڈل کی موجودگی کی اطّلاع دے دی۔ باس کا نام سُن کر
وہ ایک دم محتاط ہوگیا۔ کیتھرین اُسے رینڈل کے پاس بٹھا
کر کافی بنانے چل دی۔

رینڈل جانتا تھا کہ ٹام لیونا کے قتل کو اس ہفتے کی بُرق
کہانی بنانے کے لیے سخت محنت کر رہا ہے۔ اُس نے
پُوچھا کیا وہ ڈاکٹر میو سے بھی ملا ہے۔ ٹام نے اثبات میں
سر ہلاتے ہُوئے کہا:

"ہاں، ڈاکٹر میو کا کہنا ہے کہ مس لیونا کو اُس جھونپڑی میں

قتل نہیں کیا گیا۔ دراصل پرسوں رات پچھلے پہر اُس کو مکان میں قتل کرنے کے بعد جھونپڑی میں لایا گیا ہے۔ یہ ڈکیتی یا مجرمانہ حملے کی واردات نہیں۔"

*

دوسرے دن پیر تھا۔ ایک فٹ بال میچ کے سلسلے میں چھٹی تھی۔ کیتھرین آج بھی سوچوں میں غرق تھی۔ اگر اُس کے والدین اور مس لیونا کے قتل کے درمیان کوئی تعلّق تھا تو وہ کیا تھا؟ کیا وہ تینوں کسی ایسے راز سے آگاہ تھے جو اُن کی موت کا باعث بنا؟ لیکن اگر ایسی بات تھی تو پھر دونوں وارداتوں کے درمیان چھ ماہ کا وقفہ کس لیے تھا۔ کیا مس لیونا کو قتل کرنا اتنا ہی دُشوار تھا کہ قاتل کو چھ ماہ لگ گئے۔

وہ ان خیالات میں کھوئی ہُوئی تھی کہ اچانک اطّلاعی گھنٹی بجی۔ اُس کا خیال تھا کہ یہ ریبنڈل ہوگا لیکن کھڑکی سے شیرف کا چہرہ دیکھ کر اُس پر اوس پڑ گئی۔

شیرف اندر آ کر صوفے پر بیٹھ گیا۔"میں تمہارا زیادہ وقت نہیں لُوں گا۔" شیرف نے سگار سُلگاتے ہُوئے کہا۔ اُس نے ایک لمحہ رُک کر کیتھرین کے چہرے کی طرف دیکھا جو انتہائی سنجیدہ تھا۔"جب تم نشانہ بازی کے لیے جا رہی تھیں کسی واقف کار سے سڑک پر ملاقات ہُوئی تھی؟" شیرف نے پہلا سوال داغا۔

کیتھرین نے ذہن پر زور دیا اور پھر اچانک اُسے یاد آیا۔ راستے میں نیلی پک اپ نے اُسے کراس کیا تھا۔ پک اپ میں مارٹن بارنر تھا۔ اُس نے کیتھرین کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلایا تھا۔ مارٹن بارنر اُس کا پڑوسی ادھیڑ عمر کا شریف الطّبع آدمی تھا۔ کیتھرین سوچ رہی تھی کہ شیرف کے سامنے اُس کا نام لینے سے وہ کہیں کسی مصیبت میں نہ پڑ جائے۔ بہرحال حقیقت کو چھپانا مناسب نہیں تھا۔ اُس نے شیرف کو بتایا کہ راستے میں مارٹن بارنر سے اُس کی ملاقات ہُوئی تھی۔ شیرف نے پُوچھا کہ اُس نے اُسے کس جگہ دیکھا تھا۔ کیتھرین نے ایک بار پھر ذہن پر زور دیا لیکن وہ کسی خاص جگہ کا تعیّن نہ کر سکی۔

شیرف نے اپنی ڈائری میں کچھ نوٹ کرنے کے بعد سر اُٹھایا: "آخری دفعہ مس لیونا سے تمہاری ملاقات کب ہُوئی تھی؟"

کیتھرین نے سوچتے ہُوئے کہا، "اگر آپ کی مُراد لیونا کو دیکھنے سے ہے تو وہ دس پندرہ روز پہلے کی بات ہے۔ اگر ملاقات سے مُراد بات چیت ہے تو اس کو کوئی تین مہینے گزر چکے ہیں۔ جب ٹام کو مَیں نے ڈیڈی کے دفتر والا حصّہ کرایے پر دیا تو لیونا میرے پاس آئی۔ اُس نے کہا کہ وہاں کئی ایسی چیزیں موجود ہیں جو نئے ڈاکٹر میو نے نہیں خریدی ہیں اور اگر تم وہ چیزیں وہاں سے ہٹانا چاہتی ہو تو مَیں تیّار ہُوں۔ مجھے اُس کی موجودگی پسند نہیں تھی لیکن مَیں انکار نہ کر سکی۔ کچھ الماریاں اُوپر دوسری منزل پر لے جانا تھیں اور مَیں اکیلی یہ کام نہیں کر سکتی تھی۔" شیرف نے پُوچھا: "اُس دن کی کوئی اور بات جو تمہیں یاد ہو!"

"کوئی خاص بات نہیں۔" کیتھرین نے سوچتے ہُوئے کہا۔ "سامان کی منتقلی کے دوران لیونا نے مذاقاً کہا تھا کہ قصبے کے کچھ لوگ کتنے صحّت مند ہیں کہ چھ ماہ گزرنے کے باوجود اُنہیں اپنی فائلوں کی ضرورت نہیں پڑی۔ آدھی سے زیادہ فائلیں ڈاکٹر میو کے پاس پہنچ چکی ہیں لیکن ایک چوتھائی ابھی تک الماریوں میں موجود ہیں۔ شیرف نے گہری نظروں سے کیتھرین کو دیکھتے ہُوئے ایک بالکل غیر متوقّع سوال کیا۔ اُس نے پُوچھا کہ کیا اُس نے اپنے ڈیڈی کے سامان میں سے کوئی چیز لیونا کو بھی فروخت کی تھی۔ اُس نے نفی میں جواب دیا۔

شیرف نے کہا:

"لیونا نے ایک وصیّت بھی چھوڑی ہے۔ یہ وصیّت چند سال پُرانی ہے۔ اس کے مطابق مرحومہ کی ہر چیز مکان، رقم وغیرہ تمہارے ڈیڈی کے نام ہے۔ اب یہ ساری چیزیں تمہارے حصّے میں آئیں گی۔"

کیتھرین نے شیرف کی طرف دیکھا اور اُسے پہلی بار احساس ہُوا کہ شیرف کیا کہنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کیتھرین

کا چہرہ غصّے سے تمتما اُٹھا۔ شیرف نے سلسلۂ کلام جاری رکھا:

"ہفتے کی صُبح تم نے لیونا کی لاش دریافت کی لیکن اُسے جمعے کی رات ہی قتل کر دیا گیا تھا۔ قاتل نے کسی گولائی نما وزنی چیز سے اُس کے سر پر دو ضربیں لگائی تھیں۔ شاید بیس بال کا بلّا استعمال کیا گیا ہو۔ قتل کے بعد قاتل یا قاتلہ نے اُس کے گھر کی اچھی طرح تلاشی لی تھی۔ صوفے اُدھڑے ہُوئے تھے اور ہر طرف ٹُوٹ پھُوٹ کے آثار دکھائی دیتے تھے۔"

پھر شیرف نے کہا: "یُوں محسوس ہوتا ہے جیسے قاتل واردات کے بعد زیادہ سے زیادہ وقت لینا چاہتا تھا۔ اگر لاش وہیں گھر میں پڑی رہتی تو اس موسم میں دو دن کے اندر اندر ہمسایوں کو خبر ہو جاتی لیکن اُس جھونپڑی میں ہو سکتا تھا کئی روز تک یہ راز افشا نہ ہوتا۔ قتل کے بعد اُس نے لاش کو گاڑی وغیرہ میں رکھ کر جھونپڑی تک پہنچایا۔ میرا خیال ہے قاتل یا تو مرد ہے یا کوئی لمبی تڑنگی صحّت مند عورت۔"

شیرف کے آخری فقرے نے کیتھرین کے جسم میں اطمینان کی لہر دوڑا دی۔ اُس نے قدرے اعتماد سے پُوچھا، "آخر لیونا کا قاتل اُس کے گھر میں کس چیز کی تلاش کرتا رہا؟"

شیرف نے سگار کا طویل کش لے کر کہا: "ہمیں پتہ چلا ہے کہ لیونا ایک بلیک میلر تھی۔ اس بات کی واضح شہادتیں ملی ہیں کہ وہ قصبے کے لوگوں کو بلیک میل کرتی تھی۔"

اس انکشاف پر کیتھرین سُنّ ہو کر رہ گئی۔

*

ابھی وہ شیرف کی جاتی ہُوئی کار ہی کو دیکھ رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بجی۔ اُس نے ریسیور اُٹھایا۔ دوسری طرف سیلی کن تھی۔ سیلی، مارٹن بارنر کی شادی شدہ بیٹی تھی۔ تھوڑی دیر رسمی گفتگو کے بعد سیلی نے کہا۔

"مجھے ہفتے کے واقعے پر بہت تشویش ہے۔ اگر تم اپنے گھر میں خوف محسوس کرتی ہو تو ایک دو روز کے لیے ہمارے ہاں

آ جاؤ۔" کیتھرین نے رسمًا اُس کا شکریہ ادا کیا۔ سیلی نے کہا۔ "ڈیڈی نے مجھے پرسوں ہی بتایا تھا کہ راستے میں اُن کی ملاقات تم سے ہُوئی تھی۔ وہ دراصل زمین کا چکّر لگانے گئے تھے۔"

کیتھرین اس بات پر بُری طرح چونک گئی؛ تاہم اُس نے اپنی حالت ٹیلیفون پر ظاہر نہیں ہونے دی۔ سیلی سے گفتگو ختم کرنے کے بعد وہ حیران تھی کہ مارٹن بارنر نے اپنے گھر والوں سے جھوٹ کیوں بولا۔ جہاں تک کیتھرین کو یاد پڑتا تھا وہ اپنی زمین کی جانب سے ہرگز نہیں آ رہا تھا۔ یُوں لگتا تھا جیسے سڑک کے کنارے بنے ہُوئے مکانوں میں سے موڑ کاٹ کر بڑی سڑک پر آیا ہو۔ یہ جگہ وہاں سے بہت قریب تھی جہاں لیونا کی لاش پڑی تھی۔

لوگوں کی ٹٹولتی ہُوئی نگاہوں نے اُسے سخت پریشان کر رکھّا تھا۔ اطّلاعی گھنٹی پھر بجی۔ کیتھرین نے سوچا اس دفعہ ضرور ریندل ہو گا لیکن اس بار بھی توقّع پُوری نہیں ہُوئی۔ دروازے پر تفتیشی افسر پارکنز کی بیوی مولی تھی۔ اُس کے ہاتھوں میں ایک پلیٹ تھی۔ اُس نے مُسکراتے ہُوئے کہا؛ "مَیں سوچتی تھی تم پریشانی میں کھانا وغیرہ کیسے پکاؤ گی۔ اس لیے یہ لائی ہُوں۔" کیتھرین نے اُس کا شکریہ ادا کیا اور اندر آنے

کو کہا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدموں سے چلتی ہُوئی اندر آگئی۔ وہ مختصر سے قد کی نہایت بھاری بھر کم عورت تھی۔

ابھی وہ صوفے پر بیٹھنے کا ارادہ ہی کر رہی تھی کہ فون کی گھنٹی پھر بجی۔ اُس نے سوچا یہ رینڈل نہیں ہو سکتا، اس لیے ریسیور اُٹھانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ رات ابھی دُور تھی لیکن کیتھرین کو ابھی سے وحشت ہونے لگی۔ اُسے گھر کے در و دیوار سے خوف سا آ رہا تھا لیکن اُس نے عزم کر لیا کہ اُسے یہیں رہنا ہے۔ دل بہلانے کے لیے اُس نے ٹام کے گھر جانے کا فیصلہ کیا۔ بغلی دروازہ کھول کر وہ کھلے احاطے میں آگئی اور پھر گارڈنیا کی باڑ سے گزر کر ٹام کے دروازے پر پہنچ گئی۔ گھنٹی دینے پر ٹام نے دروازہ کھولا۔ وہ کیتھرین کو دیکھ کر ششدر رہ گیا۔ تین ماہ پہلے اُس نے یہ مکان ٹام کو کرایے پر دیا تھا اور آج پہلی دفعہ وہ یہاں قدم رکھ رہی تھی۔ اُس نے گھر کے در و دیوار کا بغور جائزہ لیا۔ ٹام نے مکان کو اچھے طریقے سے سنبھال رکھا تھا۔ کیتھرین ڈرائنگ رُوم میں آ کر بیٹھ گئی۔ اُس کے والد اس کمرے کو انتظار گاہ کے طور پر استعمال کرتے تھے۔ اچانک اُس کی نگاہ دروازے کے بالائی حصّے پر پڑی اور وہ چونک پڑی۔ شاید اُسے کچھ یاد آیا تھا۔ وہ اُٹھ کر دروازے کے پاس پہنچی اور چوکھٹ پر ہاتھ پھیر کر دیکھنے لگی۔ ایک جگہ چھوٹا سا بٹن نظر آ رہا تھا۔

"یہ کیا ہے؟" ٹام نے پوچھا۔

"یہ دراصل ایک ہنگامی گھنٹی کا بٹن ہے۔ یہ گھنٹی ڈیڈی نے مریضوں کی سہولت کے لیے لگائی تھی۔ اگر رات کے وقت کسی کو ڈیڈی کی ضرورت پیش آتی تو وہ یہ بٹن دبا دیتا تھا۔"

"ونڈرفُل۔" ٹام نے دلچسپی سے کہا۔ "کیا یہ اب بھی کام کرتی ہے؟"

"کام تو کرتی ہے، لیکن تم اسے استعمال کر کے مجھے تنگ نہیں کرو گے۔"

"تم بے فکر رہو۔ مَیں جانتا ہُوں تم پہلے ہی کئی ذہنی صدمے برداشت کر چکی ہو۔" ٹام نے ہنستے ہُوئے کہا۔

"بہت شکریہ!" پھر وہ کچھ یاد کرتے ہُوئے بولی، "ٹام! جہاں تک مجھے یاد ہے تم جمعے کی رات اپنی گاڑی پر کہیں گئے تھے۔ اُس وقت مَیں سونے کی کوشش کر رہی تھی۔ تم جانتے ہو تمہاری کھٹارہ گاڑی کی آواز سینکڑوں میں پہچانی جا سکتی ہے۔"

ٹام نے اثبات میں سر ہلاتے ہُوئے کہا کہ وہ ایک دوست سے ملنے گیا تھا۔ کیتھرین نے ٹام سے کہا: "اُسی رات لیونا قتل کی گئی تھی۔ کیا تم نے قصبے میں کوئی غیر معمولی چیز نوٹ کی تھی؟"

ٹام نے کچھ سوچتے ہُوئے کہا: "نہیں مَیں نے کوئی خاص چیز نہیں دیکھی لیکن پھر بھی اس معاملے میں میری معلومات تم سب لوگوں سے زیادہ ہیں۔" کسی انجانے خدشے کے تحت کیتھرین نے گھُور کر ٹام کو دیکھا اور نصیحت آمیز لہجے میں کہا: "لوگوں کو یہ سوچنے پر مجبور نہ کرو کہ تمہیں کوئی بہت اہم بات معلوم ہے۔ بعض اوقات کسی بات سے آگاہی بھی انسان کے لیے خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے میرے ممّی، ڈیڈی اور لیونا کے قتل کی وجہ بھی یہی رہی ہو۔" ٹام اُس کی بات سمجھ رہا تھا۔ پھر بھی اُس نے اپنے دل کی بات کیتھرین کو بتانے میں کوئی عار نہیں سمجھا۔ اُس نے یہ انکشاف کیا کہ شیرف گیلبئن کا بیٹا قصبے میں منشّیات کا کاروبار کرتا ہے اور جیسا کہ شیرف خود اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ مس لیونا بلیک میلنگ بھی کرتی تھی، ہو سکتا ہے شیرف کے بیٹے نے اُس کا مُنہ بند رکھنے کے لیے اُسے بڑی بڑی رقوم دی ہوں اور آخر زچ ہو کر اُس کا کام تمام کر دیا ہو۔

ٹام کی بات یکسر نظر انداز نہیں کی جا سکتی تھی۔ تھوڑی دیر اس موضوع پر گفتگو کرنے کے بعد کیتھرین اپنے گھر میں لوٹ آئی۔ شام کے سایے گہرے ہو رہے تھے۔ اُس نے مختلف کمروں کی روشنیاں جلا دیں۔ جب وہ ٹی وی آن کرنے کا سوچ رہی تھی تو اطلاعی گھنٹی بج اُٹھی۔ اس مرتبہ رینڈل تھا۔ پچھلے دو روز میں وہ اچانک رینڈل کے بہت قریب آگئی تھی۔ رینڈل اور کیتھرین کے خاندانوں میں بہت پرانے روابط

تھے۔ قصبے کی مختصر اور محدود زندگی میں ایک دوسرے سے ملنے کے مواقع بے شمار تھے۔ کیتھرین، رینڈل اور اُس کے بھائی بہنوں میں کھیل کر جوان ہُوئی تھی۔ ایک سال پہلے وہ رینڈل کے ہفت روزہ میں ملازم ہُوئی تھی۔ اُس وقت سے اب تک اُن کے درمیان بالکل رسمی قسم کے تعلّقات تھے۔ ہاں ایک دو بار اُس نے رینڈل کی آنکھوں میں ایک مُبہم تحریر دیکھی تھی جسے وہ اب صاف پڑھ سکتی تھی۔ رینڈل اُس سے محبّت کرتا تھا۔

اُس نے کافی بناتے ہُوئے رینڈل کی طرف دیکھا۔ وہ نشست گاہ میں بیٹھا اخبار دیکھ رہا تھا۔ اپنے مضبوط اور ورزشی جسم سے وہ کسی صورت رسالے کا ایڈیٹر نہیں لگتا تھا۔ کیتھرین نے سوچا اگر وہ عینک اُتار دے تو ایتھلیٹ نظر آئے لیکن پھر اپنے خیال پر وہ خود ہی مُسکرا دی۔ وہ جانتی تھی عینک کے بغیر اخبار کی تحریر تو کیا اُسے اخبار بھی نظر نہیں آئے گا۔ کافی پیتے ہُوئے وہ دیر تک اِدھر اُدھر کی باتیں کرتے رہے۔ کیتھرین محسوس کر رہی تھی کہ خاصی دیر سے وہ کچھ کہنے کی کوشش کر رہا ہے۔ آخر اُس نے کیتھرین کو باہر گھومنے کی دعوت دی لیکن اُس نے نہایت سلیقے سے انکار کر دیا۔ رینڈل نے ایک شریف اور بُردبار آدمی کی طرح اس انکار کو برداشت کیا۔ پھر وہ اُس سے رُخصت ہو کر اپنی گاڑی کی طرف چل دیا۔

کیتھرین نے اُسے کھڑکی میں سے جاتے ہُوئے دیکھا۔ وہ کچھ بُجھا بُجھا سا نظر آ رہا تھا۔ کیتھرین کو اپنے انکار پر دُکھ تھا لیکن وہ اپنی مقرّر کردہ حدُود کو پھلانگنا نہیں چاہتی تھی اور اپنے معاشرے کی زبوں حالی سے واقف تھی۔ ہر طرف فحاشی کا دَور دَورہ تھا۔

*

منگل کا دن روشن تھا۔ تین چھٹّیوں کے بعد کیتھرین دفتر جانے کے لیے گاڑی میں بیٹھ رہی تھی کہ اچانک اُس نے ڈاکٹر میو کی گاڑی دیکھی۔ وہ جاتے جاتے سڑک پر رُک گیا تھا۔

"ہیلو کیتھرین! کیسی گزر رہی ہے؟" اُس نے حسبِ معمول ہانک لگائی۔

یہ اُس کا روز کا معمول تھا۔ دفتر کے لیے نکلتے وقت عمومًا دونوں کی ملاقات ہو جاتی تھی۔ کیتھرین نے اُسے کبھی مُنہ نہیں لگایا لیکن وہ بلا کا ڈھیٹ تھا۔ پچھلے دنوں جب کیتھرین نے اُس کی شادی کی درخواست ٹھکرائی تھی تو اُس کا خیال تھا کہ اب وہ کبھی اُسے مُنہ نہیں دکھائے گا لیکن اُس کی بدتمیزی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ کیتھرین نے بڑے خشک انداز میں اُس کے سلام کا جواب دیا اور گاڑی میں بیٹھ کر ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

دفتر پہنچ کر اُس نے اپنے ہمکاروں کی طرف دیکھا۔ تمام نگاہیں غیر محسوس طور پر اُس پر جمی ہُوئی تھیں۔ ایک دو ساتھیوں سے سلام دُعا کے بعد وہ اپنی نشست پر جا بیٹھی۔ حسبِ معمول ہفتے کا پہلا دن کام کا انبار لے کر آیا تھا۔ کیتھرین ہفت روزہ 'گزٹ' میں سوسائٹی کا صفحہ مرتّب کرتی تھی۔ اس صفحے میں زیادہ تر شادی اور سالگرہ کی تقریبوں کا احوال ہوتا تھا۔ شاید شادی کی خبریں چھاپ چھاپ کر ہی وہ اپنے لیے شادی کو ضروری خیال کرنے لگی تھی۔ ورنہ جس ماحول میں وہ رہتی تھی، وہاں ان باتوں کی پروا کم ہی کی جاتی تھی۔

"مَیں نے سُنا ہے تم نے پولیس کو مارٹن کے خلاف بیان دیا ہے۔" اس آواز پر کیتھرین نے چونک کر بائیں طرف دیکھا۔ اُس کی ساتھی ٹائپسٹ جیول اُس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جیول تیکھے نین نقش کی لمبی تڑنگی جلد دوست بنانے والی عورت تھی۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں۔ مَیں نے صرف اس بات کا ذکر کیا تھا کہ ہفتے کی صُبح مارٹن ایک پِک اپ پر قصبے کی طرف آ رہا تھا۔"

کیتھرین دو دن سے سوچ رہی تھی لیکن اُسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ اُس نے مارٹن کو کس مقام پر دیکھا تھا۔ اب اُسے یاد آ گیا تھا کہ وہ جیول کے گھر کی طرف سے بڑی سڑک پر آیا تھا۔ جیول اُس سے کہہ رہی تھی کہ تم نے اس بارے میں بیان

دے کر مارٹن کو مشکل میں ڈال دیا ہے۔ اُس کی بیوی نہایت شکی مزاج عورت ہے۔ پرسوں سے اُن کے گھر میں جھگڑا ہو رہا ہے۔ وہ سمجھ رہی ہے کہ مارٹن کا لیونا سے رومان تھا اور اُس سے ملنے کے لیے جھونپڑی میں گیا تھا اور اُسے مرا ہُوا دیکھ کر واپس بھاگ آیا۔ کم بخت یہ بات بھی نہ سمجھی کہ مارٹن اور لیونا کا بھلا کوئی جوڑ تھا؟ کیتھرین گہری نظروں سے جیول کو دیکھ رہی تھی۔ اچانک اُسے یاد آیا کہ ایک دفعہ پہلے وہ مارٹن اور جیول کو ایک ریسٹورنٹ میں دیکھ چکی ہے۔ اس کا مطلب تھا... کہ مارٹن اور جیول محبّت کا کھیل کھیلنے میں مصروف تھے۔ یقیناً ایسا ہی تھا۔ کیتھرین کا ذہن تیزی سے کام کر رہا تھا۔ مارٹن کے گھریلو حالات ایسے تھے کہ وہ اس راز کے افشا کا خطرہ مول نہیں لے سکتا تھا۔ اگر اُس کی جھگڑالو بیوی طلاق مانگتی تو مارٹن کو ایک بڑی رقم سے محروم ہونا پڑتا۔ ہو سکتا ہے لیونا اُسے بلیک میل کر رہی ہو۔ بالآخر تنگ آ کر مارٹن نے یا مارٹن اور جیول دونوں نے لیونا کا کام تمام کر دیا ہو۔

کیتھرین کے عین سامنے اُنّیس بیس سالہ خوبرو کاپی پلیسٹر پنکی کی نشست تھی۔ پنکی جب نئی نئی دفتر آئی تو کیتھرین کے کرایے دار ٹام نے اُس پر ڈورے ڈالنے کی کوشش کی لیکن کیتھرین کی بروقت نصیحت نے پنکی کو اس چکّر میں گرفتار ہونے سے بچا لیا تھا۔ یُوں وہ کیتھرین کا بہت احترام کرنے لگی اور اپنے دل کی باتیں اُس پر بے جھجک کھول دیا کرتی تھی۔ پنکی کیتھرین کے پاس رازدارانہ انداز میں آ کر بولی:

"کیتھرین! مَیں نے اخبار میں مِس لیونا کے قتل کے بارے میں پڑھا۔ مجھے یہ بھی معلوم ہُوا کہ لاش آپ نے دریافت کی تھی۔ پولیس اس بارے میں آپ سے پُوچھ گچھ کر رہی ہوگی۔ دراصل مَیں لیونا کے متعلّق ایک اہم بات جانتی ہُوں۔ ہو سکتا ہے اس سے قتل پر کوئی روشنی پڑ سکے۔" کیتھرین ہمہ تن گوش ہو گئی۔ پنکی نے کہا: "شاید آپ کو اس بات کا پتہ نہ ہو کہ لیونا اسقاطِ حمل کا کام بھی کرتی تھی۔"

کیتھرین پہلے تو اس انکشاف پر بھونچکی رہ گئی پھر اُس نے کچھ سوچتے ہُوئے کہا: "پنکی، یہاں سے صرف تیس میل دُور میمفس (MEMPHIS) میں اسقاطِ حمل کو قانونی تحفّظ حاصل ہے کیا اس عمل کے خواہشمند وہاں نہیں جا سکتے؟"

پنکی نے جواب میں کہا کہ اُسے اچھّی طرح معلوم ہے لیکن اس صورت میں عورتوں کو کم از کم دو دن گھر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ کوئی نوجوان لڑکی والدین کو بتائے بغیر کس طرح میمفس جا سکتی ہے اور دوسری بات یہ کہ لیونا میمفس کے مقابلے میں نہایت سستی بھی تھی۔ کیتھرین نے پنکی کو گھُورتے ہُوئے پُوچھا کہ اُسے یہ سب باتیں کیسے معلوم ہُوئیں؟ پنکی کچھ دیر خاموش رہی۔ شاید اخلاقی جرأت کا سہارا لے رہی تھی پھر اُس نے اعتراف کیا کہ آج سے پانچ ماہ قبل وہ خود بھی اسقاط کرا چکی ہے۔

پانچ ماہ کا سُن کر کیتھرین کو قدرے اطمینان ہُوا۔ اُس کا مطلب تھا یہ اُس کے والد کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے۔ اب اُسے یاد آیا کہ شیرف نے اُس سے یہ سوال کیوں کیا تھا کہ لیونا کے پاس اُس کے والد کے اوزار تو نہیں۔ کیتھرین کو علم تھا کہ وہ اوزار جو ڈاکٹر میو نے خریدے تھے لیونا نے سنبھال لیے تھے۔ اس کا مطلب تھا ان ہی اوزاروں سے وہ اسقاطِ حمل کا گھناؤنا کام کرتی تھی۔

دروازے میں حرکت پیدا ہُوئی۔ کیتھرین نے دیکھا ٹام لمبے ڈگ بھرتا اُس کی طرف آ رہا ہے۔ اُس نے بتایا کہ آج وہ صبح سے لیونا کے قتل کے سلسلے میں لوگوں سے انٹرویو لے رہا ہے۔ کیتھرین کے پُوچھنے پر اُس نے اعتراف کیا کہ ابھی تک کوئی نئی بات معلوم نہیں ہو سکی۔ پھر وہ اپنی کھٹارہ کار کارونا لے کر بیٹھ گیا۔ اُس نے بتایا کہ گاڑی پھر خراب ہو گئی ہے اور وہ اُسے ورکشاپ چھوڑ آیا ہے۔ اتنے میں 'گزٹ' کا ایڈیٹر رینڈل آتا دکھائی دیا۔ اُسے دیکھ کر ٹام نے کھسکنے میں عافیت سمجھی۔

رینڈل تھوڑی ہی دیر اُس کے پاس بیٹھا تھا کہ چھُٹّی کا وقت ہو گیا۔ دونوں آہستہ آہستہ چلتے ہُوئے دفتر سے باہر آ گئے۔

کیتھرین نے رینڈل کو اپنی گاڑی میں بیٹھنے کی دعوت دی۔
وہ بیٹھ گیا تو کیتھرین نے اُس سے کہا "لیونا کے گھر سے ملنے والی رقم سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ قصبے کے بہت سے افراد کو بلیک میل کر رہی تھی۔ ایک طرف حمل گرواتی اور دوسری طرف اپنے بدنصیب مریضوں کے راز سے فائدہ بھی اُٹھاتی تھی۔ اب نہ معلوم کون کون اُس کے ستم کا نشانہ بنا۔ ہر ایک پر شک کیا جا سکتا ہے۔"

کیتھرین کے خاموش ہونے پر رینڈل نے کہا: "اب تم اس بارے میں کس کس پر شک کرتی ہو؟"

کیتھرین نے بلا توقف مارٹن، جیول اور شیرف کے بیٹے کے بارے میں بتا دیا۔ اُس نے ٹام کے متعلق بھی بتایا کہ وہ واردات کی رات اپنی کار پر سوار ہو کر کہیں گیا تھا۔ تھوڑی دیر وہ مختلف امکانات پر غور کرتے رہے۔ پھر رینڈل گاڑی سے نیچے اُتر آیا اور کیتھرین گھر کی طرف روانہ ہو گئی۔

اُس شام کیتھرین باورچی خانے میں برتنوں کو درست کر کے رکھ رہی تھی ــــ اچانک اُس کا ہاتھ ایک غیر مانوس چیز سے ٹکرایا ــــ یہ مولی کی دی ہوئی ڈش تھی۔ اُس نے سوچا چلو اسے واپس کر آؤں۔ مس مولی کے گھر پہنچ کر اُس نے گھنٹی کا بٹن دبایا تو غیر متوقع طور پر مسٹر پارکنز دروازے میں نظر آئے۔ اُنھوں نے ہمیشہ کی طرح لمبی آستینوں کی قمیص پہن رکھی تھی۔ اُن کے تنومند جسم نے پُورے دروازے کو روک رکھا تھا۔ رسمی کلمات ادا کرتے ہُوئے مسٹر پارکنز نے اُسے اندر آنے کا راستہ دیا۔ سامنے ہی مولی بیٹھی بُنائی کر رہی تھی۔

کیتھرین نے ڈش کے لیے شکریہ ادا کیا۔ وہ جلد ہی جانا چاہتی تھی لیکن مسٹر پارکنز کی شفقت نے اُسے بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔ اُنھوں نے مولی سے کافی لانے کے لیے کہا۔ جب مولی کافی لینے چلی گئی تو مسٹر پارکنز، کیتھرین کے ڈیڈی کا ذکر کرنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد مولی کافی لے آئی۔ وہ کچھ گھبرائی ہُوئی لگ رہی تھی۔ مسٹر پارکنز کو کافی تھماتے ہُوئے اُس کے ہاتھ کانپے اور اُبلتی ہُوئی کافی پارکنز کے ہاتھوں پر جا گری۔ کیتھرین

کا خیال تھا کہ مسٹر پارکنز چیخ پڑیں گے لیکن اُنھوں نے غیر معمولی تحمّل سے یہ تکلیف برداشت کر لی۔ وہ یُوں ظاہر کر رہے تھے جیسے کچھ ہُوا ہی نہیں۔ وہ مرہم لگانے کے لیے باتھ رُوم کی طرف چلے گئے۔ جُونہی مسٹر پارکنز ہاتھ پر پٹّی باندھے واپس آئے کیتھرین کُرسی سے اُٹھ کھڑی ہُوئی۔ اُس نے دونوں سے اجازت طلب کی۔ مسٹر پارکنز 'نہیں نہیں' کہنے کے باوجود اُسے گھر تک چھوڑنے آئے۔ کیتھرین نے کہا "مولی کچھ گھبرائی ہُوئی نظر آ رہی تھیں کیا وہ بیمار ہیں؟"

پارکنز نے نفی میں جواب دیا تو کیتھرین نے کہا:
"میرا خیال ہے مولی کو مجھ پر شک ہے۔ شاید وہ سمجھتی ہے کہ لیونا کی موت میں میرا ہاتھ ہے۔ شاید اسی لیے میری موجودگی میں وہ خوفزدہ ہو؟"

"ہاں، یہ ٹھیک ہے،" مسٹر پارکنز نے اُس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہُوئے کہا: "وہ تمھاری وجہ سے خوفزدہ ہے لیکن اس لیے نہیں کہ وہ تمھیں خدانخواستہ قاتل سمجھتی ہے بلکہ اس لیے کہ وہ تمھیں خطرے میں گھرا ہُوا محسوس کرتی ہے۔"

کیتھرین نے وضاحت طلب نظروں سے مسٹر پارکنز کی طرف دیکھا۔ اُنھوں نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہُوئے کہا: "تین ایسے افراد قتل ہو چکے ہیں جن کا تمھارے ساتھ قریبی رشتہ ہے۔ ایک بزرگ کی حیثیت سے میرا مشورہ ہے کہ اپنے

بارے میں محتاط رہو۔ تمہارا تنہا رہنا مناسب نہیں۔ اگر تم چاہو تو کچھ دنوں کے لیے ہمارے ہاں آسکتی ہو۔"

وہ اُن کی تجویز سے متّفق نہیں تھی پھر بھی اُس نے بات پر غور کرنے کا وعدہ کیا اور احتیاط سے اپنے گھر کا دروازہ کھولا۔ شاید یہ پہلا موقع تھا کہ اُس نے کسی ہمسائے کے گھر جاتے ہُوئے دروازے کو تالا لگایا تھا۔ مسٹر پارکنز نے کہا "اگر تمہیں کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو ہم حاضر ہیں"۔۔۔ کیتھرین نے یہاں تک آنے پر پارکنز کا شکریہ ادا کیا۔ خُدا حافظ کہہ کر وہ پیچھے مُڑے لیکن پھر رُک گئے۔ شاید اُنہیں کوئی بات یاد آگئی تھی۔ اُنھوں نے کہا:

"کیتھرین! میرے بڑے بیٹے کا طبّی ریکارڈ تمہارے ڈیڈی کے پاس تھا۔ کیا ڈاکٹر میبو تمہارے ڈیڈی کے تمام کاغذات اپنے ساتھ لے گیا ہے؟"

کیتھرین نے اُسے بتایا کہ ریکارڈ ابھی تک سابقہ دفتر کی بالائی منزل پر ہے۔ اگر وہ ضروری خیال کرتے ہیں تو وہ کل اُن کے بیٹے کی فائل ڈھونڈ کر لا دے گی۔ مسٹر پارکنز نے معذرت کے لہجے میں کہا کہ ایسی کوئی جلدی نہیں۔ پانچ چھ روز سے پہلے ضرورت نہیں پڑے گی۔ پارکنز کے رُخصت ہونے کے بعد اُس نے سارے گھر کی بتّیاں جلائیں۔ اچھی طرح کونے کُھدروں کا جائزہ لیا۔ پھر بتّیاں بُجھا کر اپنے بیڈ رُوم میں آگئی اور دروازے کو مقفّل کر کے بستر پر گر گئی ۔۔۔۔ دُور گلی میں ایک سایہ بے چینی سے متحرّک تھا۔

*

دوسرے دن صبح جب کیتھرین دفتر کے لیے تیار ہو رہی تھی کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اُس نے ریسیور اُٹھایا۔ دوسری طرف ٹام تھا۔ وہ اُسے بتا رہا تھا کہ اُس کی گاڑی ابھی تک ورکشاپ میں ہے، اس لیے دفتر جانے کے لیے اُسے لفٹ کی ضرورت ہے۔ مہینے میں ایک آدھ بار ایسا موقع ضرور آتا جب اپنی کھٹارہ ویگن کے طفیل ٹام کو کیتھرین سے لفٹ کی درخواست کرنا پڑتی تھی۔ کیتھرین نے بے تکلفی سے کہا:

"ٹام کے بچّے! آنا ہے تو جلدی آؤ میں بالکل روانہ ہونے والی ہُوں۔"

"ٹام کے بچّے" نے واقعی دیر نہیں کی۔ ادھر کیتھرین نے ریسیور رکھا اُدھر وہ آموجود ہُوا۔ دفتر پہنچ کر دونوں اپنے اپنے کاموں میں جُت گئے۔ وہ دوپہر تک بے حد مصروف رہی۔ سرِ ورق کی کہانی لیونا کے قتل پر مبنی تھی اور ٹام اُسے مکمّل کرنے کے لیے زبردست بھاگ دوڑ کر رہا تھا۔ قریباً ایک بجے کیتھرین نے ٹائپ رائٹر سے سر اُٹھایا تو ٹام کے کمرے میں گہما گہمی آگئی۔ شیشے کے دوسری طرف ٹام اور شیرف گیلیین بڑے انہماک سے مصروفِ گفتگو تھے۔ ٹام کی چرب زبانی شیرف سے نئی نئی باتیں اُگلوا رہی تھی۔ قریب ہی مسٹر پارکنز ہاتھ میں ایک فائل پکڑے کھڑے تھے۔ جب اُنھوں نے کیتھرین کو اپنی طرف متوجّہ پایا تو چہرے پر مسکراہٹ بکھیرتے اُس کی طرف بڑھ آئے۔ کیتھرین مصروفیّت کی اس گھڑی میں کسی گفتگو کی متحمّل نہیں ہو سکتی تھی لیکن پارکنز سے بے رُخی برتنا بھی مشکل تھا۔ اُس نے خوش اخلاقی سے اُن کا استقبال کیا۔ وہ کُرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئے۔

"بھئی آج رات تم اپنے بوائے فرینڈ کے ساتھ ہمارے گھر مدعو ہو۔" مسٹر پارکنز نے بے تکلفی سے کہا۔ کیتھرین اس اچانک حملے پر گھبرا گئی۔

"کون بوائے فرینڈ!" اُس نے حیرت سے پُوچھا۔

"بھئی وہی تمہارا کرایے دار۔ کیا نام ہے اُس کا، ٹام؟"

کیتھرین نے دلکش انداز میں مسکراتے ہُوئے اپنا سر نفی میں ہلایا۔ وہ کن انکھیوں سے رینڈل کے کمرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ وہ فیصلہ کر چکی تھی اور اُس کی زندگی میں آنے والا پہلا مرد رینڈل ہو گا ۔۔۔۔ اور شاید آخری بھی۔ اُس نے مسٹر پارکنز کو بتایا کہ ٹام اُس کا بوائے فرینڈ نہیں صرف کرایے دار ہے۔ جاتے ہُوئے پارکنز نے ایک دفعہ پھر اپنے گھر میں آنے کی دعوت دی۔ تھوڑی دیر بعد کیتھرین لنچ کھانے گھر چلی گئی۔ دفتر واپس پہنچ کر وہ شام تک مصروف رہی۔ رینڈل سے صرف چند منٹ بات چیت ہُوئی۔ اُس نے کیتھرین سے ہفتے کے اختتام تک

سیر کے لیے درخواست کی۔ کیتھرین نے یہ دعوت قبول کر لی۔ ٹام کی گاڑی ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی تھی۔ شام گھر جاتے وقت وہ اُس کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ٹام کی صرف ایک بات کیتھرین کو ناپسند تھی۔ وہ لڑکیوں کے بارے میں گفتگو کرتے وقت بڑا غیر محتاط ہو جاتا تھا۔

*

اگلے دن کیتھرین نے گھر کی صفائی کی اور پھر تھک ہار کر آرام کرسی پر نیم دراز ہو گئی۔ اُس کا ذہن ایک بار پھر مس لیونا کے قتل میں اُلجھ گیا۔ رات آئی تو اُس نے اُٹھ کر گھر کے دروازے دیکھے۔ صرف سامنے والا دروازہ کھُلا تھا۔ مکان میں مکمّل خاموشی تھی۔ اچانک وہ ایک مدّھم سی آواز پر چونک گئی۔ یُوں محسوس ہُوا جیسے کوئی گھاس میں دبے پاؤں چل رہا ہو۔ اُس نے کھڑکی سے باہر جھانکا کوئی چیز نظر نہیں آئی۔ تھوڑی دیر بعد پھر کسی کے بھاگتے قدموں کی آواز آئی۔ اس دفعہ آواز اتنی واضح تھی کہ کیتھرین کو اپنا دل اُچھل کر حلق میں آتا محسوس ہُوا۔ وہ گھر کا صدر دروازہ بند کرنے کے لیے اُٹھی تو اُسے شیرف کو مطّلع کرنے کا خیال آیا۔ پھر اُس نے سوچا آخر شیرف سے کیا کہے گی۔ اچانک اُسے گھنٹی کی ایک مخصوص آواز سُنائی دی۔ وہ سوچنے لگی اور پھر اُسے اندازہ ہُوا کہ گھنٹی کی آواز اُس کے ڈیڈی کے کمرے سے آ رہی ہے۔ یہ ہنگامی گھنٹی کی آواز تھی۔ کوئی اُس کے ڈیڈی کو بُلا رہا تھا... لیکن وہ تو مر چکے تھے اور پھر جیسے اُسے ایک جھٹکا سا لگا۔ وہ سمجھ گئی کہ ٹام گھنٹی بجا رہا ہے۔ کیا وہ اُس سے کوئی شرارت کر رہا تھا؟ لیکن نہیں۔ اُس نے تو بڑی سنجیدگی سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اُسے تنگ نہیں کرے گا... کیتھرین سر سے پاؤں تک لرز گئی۔ گھنٹی کی آواز تیسری بار سُنائی دی۔ اُس نے جھپٹ کر دراز کھولی، ریوالور نکالا اور بھاگتی ہُوئی کمرے سے باہر آ گئی۔ ایک بٹن دبا کر اُس نے گھر کا بغلی صحن روشن کیا۔ وہ بالکل خالی تھا۔ وہ بھاگتی ہُوئی زمین کے خالی قطعے میں سے گزری اور دوسری طرف پہنچ گئی۔ اب وہ ٹام کے گھر کے پچھواڑے کھڑی تھی جس کا عقبی دروازہ کھُلا ہُوا تھا... کھُلے دروازے کو دیکھ کر اُسے اپنی سانس رُکتی محسوس ہُوئی۔ گھنٹی کی آواز نے اُسے اتنا خوفزدہ نہیں کیا تھا جتنا اس کھُلے دروازے نے کیا۔ وہ سمجھ گئی کوئی نہایت خوفناک واقعہ رُونما ہو چکا ہے۔ پستول تھامے وہ آہستہ آہستہ دروازے کے قریب پہنچی۔ دہلیز میں قدم رکھّا تو کمرہ بالکل خالی تھا۔ وہ دوسرے اور پھر تیسرے کمرے میں پہنچی لیکن کوئی دکھائی نہیں دیا۔ ہال کمرے کا دروازہ ادھ کھُلا تھا۔ اُس نے دھیمے لہجے میں دو تین بار ٹام کو آوازیں دیں پھر دروازے میں سے جھانکا اور اُسے ٹام کی لمبی لمبی ٹانگیں نظر آئیں۔ وہ جی کڑا کر کے آگے بڑھی اور تب ٹام کا سارا جسم اُس کے سامنے آ گیا۔ وہ پُشت کے بل فرش پر گرا ہُوا تھا۔ اُس کی آنکھیں نیم وا تھیں۔ سر خُون میں لتھڑا ہُوا تھا۔ خُون کی ایک پتلی لکیر ابھی تک اُس کے رُخسار پر دوڑ رہی تھی۔ کیتھرین نے قطرہ قطرہ خُون قالین میں جذب ہوتے دیکھا۔ اُس نے ٹام کی نبض ٹٹولی۔ اُس کی اُنگلیوں کے نیچے گردن کی شریان نے ایک دو بار حرکت کی اور پھر ساکت ہو گئی... ٹام مر چکا تھا۔ اُس کا بھائیوں جیسا دوست اب اس دُنیا میں نہیں رہا تھا۔ دفعتاً اُسے اپنے سامنے شیشے کے پیچھے حرکت محسوس ہُوئی۔ اُس نے اپنی اُنگلی پستول کی لبلبی پر رکھّی تب دروازہ کھُلا اور اُسے پیگی کا چہرہ نظر آیا وہ حواس باختہ نظروں سے اُس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"پیگی! ٹام مر چکا ہے" اُس نے بھرّائی ہُوئی آواز میں کہا۔

پیگی سکتے کے عالم میں کھڑی تھی۔ کیتھرین نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چھُونے کی کوشش کی تو وہ تڑپ کر پیچھے ہٹ گئی۔

"خبردار! مجھے ہاتھ نہ لگانا" وہ چیخی۔

اور تب کیتھرین نے اپنے ہاتھ کی طرف دیکھا تو تمام کا تمام ٹام کے خُون سے رنگین تھا۔

پیگی اب بلند آواز میں رو رہی تھی۔ کیتھرین کو یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ وہ اُسے ٹام کا قاتل سمجھ رہی ہے۔ اُس نے پیگی کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن اُس کی چیخیں بلند سے بلند تر ہوتی گئیں۔ کیتھرین نے محسوس کیا کہ اُسے ہسٹیریا کا دورہ پڑ گیا ہے۔ اس

کیفیت سے نجات دلانے کے لیے اُس نے دو زوردار تھپیڑ پنکی کے مُنہ پر جڑ دیے: "بے وقوف لڑکی! تم مجھے ٹام کی موت کا ذمّے دار سمجھ رہی ہو، مَیں تو اُس کی مدد کے لیے آئی تھی۔ یہ دیکھو۔" اُس نے چوکھٹ کے اُوپر لگے بٹن کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے کہا: "ٹام نے جدّوجہد کے دوران میں یہ بٹن دبایا تھا جس کا تعلق ہمارے گھر میں لگی گھنٹی سے ہے۔"

اب پنکی کچھ کچھ سمجھ رہی تھی۔ وہ اپنی ماں کے ساتھ کئی مرتبہ ڈاکٹر کے پاس آچکی تھی اور اس بٹن کے بارے میں جانتی تھی۔ کیتھرین نے اُس کے قریب پہنچ کر اُس کے شانے پر ہاتھ رکھّا اور پُوچھا تم ٹھیک تو ہو؟

پنکی کے چہرے پر بے چینی کے آثار تھے۔ اُس نے کہا "مجھے قے آرہی ہے۔" کیتھرین اُسے جلدی سے غُسل خانے میں لے گئی۔ اُس کا اپنا دل بھی بُری طرح متلا رہا تھا۔ وہ فوراً اس منحوس جگہ سے نکل جانا چاہتی تھی۔ اُس نے پنکی کی خستہ حالت کے پیشِ نظر اُس سے پُوچھا: "کیا تم چل سکو گی؟" پنکی نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ اُسے گھسیٹتی ہُوئی اپنے گھر تک لائی۔ پھر اُسے ایک صوفے پر بٹھا کر اُس نے شیرف کو ٹیلیفون کیا۔ دوسری طرف سے عملے کا ایک آدمی بولا۔ کیتھرین نے اُسے اپنا نام بتایا اور کہا جتنی جلد ہو سکے شیرف کو یہاں بھیج دو۔ پھر اُس نے رینڈل کو رِنگ کیا اور ٹام کے قتل کی اطلاع دی۔

پھر وہ پنکی کی طرف متوجہ ہُوئی جو خاموشی سے آنسو بہا رہی تھی۔ کیتھرین نے اُس کی طرف شکایتی نظروں سے دیکھا۔ پنکی نے سر جُھکا لیا۔ پھر وہ رُندھی ہُوئی آواز میں بولی: "مَیں آپ کی گناہ گار ہُوں۔ مَیں نے آپ کا کہنا نہیں مانا اور ٹام سے ملنے چلی آئی۔ ہم دونوں ڈرائنگ رُوم میں بیٹھے تھے۔ اچانک صحن کی طرف سے آہٹ سُنائی دی۔ ٹام نے مجھے خاموش رہنے کو کہا اور خود دبے پاؤں باہر نکل گیا۔ قریباً ایک منٹ بعد دھینگا مُشتی کی آوازیں آئیں۔ بے ساختہ میری چیخ نکل گئی۔ مَیں چونکہ چوری چُھپے ٹام سے ملنے آئی تھی اس لیے باہر نکلنے کی جُرأت نہ کر سکی۔ مجھے ڈر تھا کہیں میرا راز فاش نہ ہو جائے۔ تھوڑی دیر بعد خاموشی چھا گئی۔ مَیں آہستہ آہستہ چلتی ہُوئی باہر نکلی اور تب مَیں نے آپ کو پستول تھامے ٹام کی لاش کے پاس کھڑے پایا۔"

عین اُس وقت باہر سڑک پر ایمبولینس گاڑی اور پولیس کاروں کا شور سُنائی دینے لگا۔

*

کیتھرین کا گھر پولیس اسٹیشن کا منظر پیش کر رہا تھا۔ پولیس اہل کار موقع واردات کا معاینہ کرنے کے بعد کیتھرین کے ڈرائنگ رُوم میں اکٹھے ہُوئے۔ رینڈل اور اُس کی والدہ بھی موجود تھیں ______ پنکی پچھلے دس منٹ سے پولیس آفیسرز کے سوالوں کے جواب دے رہی تھی۔ اُس کے والدین بھی پہنچ چکے تھے۔ پنکی نے بڑی ہوشیاری سے والدین کے سامنے اپنی پوزیشن صاف کرتے ہُوئے کہا۔ وہ دفتری اُمور کے سلسلے میں ٹام سے ملنے آئی تھی۔

کیتھرین کے گرد شکوک کے بادل گہرے ہو رہے تھے۔ پُر اسرار حالات میں بات تھی بھی شک کی۔ چار دن کے اندر یہ دوسرا قتل تھا۔ دونوں مواقع پر وہ نہ صرف جائے واردات پر موجود تھی بلکہ لاش بھی اُسی نے دریافت کی تھی۔

دروازہ کُھلا اور شیرف داخل ہُوا۔ وہ بہت رنجیدہ نظر آرہا تھا۔ اُس نے ترحّم آمیز نظروں سے اُس لڑکی کی طرف دیکھا جسے وہ گود میں کھلاتا رہا تھا اور جو اب والدین کی موت کے بعد کٹھن حالات کا شکار تھی۔ وہ کیتھرین کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔ پولیس اب کیتھرین سے سوالوں کا سلسلہ شروع کرنے والی تھی۔ وہ سنبھل کر بیٹھ گئی۔ اُسے معلوم تھا زبان کی ذرا سی لغزش اُسے باقی زندگی کے لیے جیل کی کال کوٹھڑی میں دھکیل سکتی ہے۔ ایک ڈپٹی نے پُوچھ گچھ کا آغاز کیا:

"ریٹا عرف پنکی کے مطابق اُس نے لڑائی بھڑائی کی آواز سُن کر چیخیں ماری تھیں۔ تمہارے گھر کی تمام کھڑکیاں بھی کُھلی ہُوئی تھیں۔ تم وہ چیخیں کیوں نہ سُن سکیں؟"

کیتھرین نے گلا صاف کیا: "پنکی ڈرائنگ رُوم میں

تھی جب کہ قتل ہال کمرے میں ہُوا۔ ڈرائنگ رُوم سے چیخ کی آواز کا میرے کانوں میں پہنچنا محال تھا۔"
"تم ٹام کے گھر کیسے پہنچیں؟"
"مَیں ہنگامی گھنٹی کی آواز سُن کر اُس کی مدد کو گئی تھی۔"
"جب تم نے گھاس میں کسی کے چلنے کی آواز سُنی تو پولیس کو فون کیوں نہیں کیا؟"
"مَیں سمجھی شاید یہ کوئی پرندہ وغیرہ ہے۔"
اس موقعے پر شیرف نے سوال شروع کیے: "کیا کبھی ٹام نے ذکر کیا تھا کہ وہ مِس لیونا کے قتل کے بارے میں اہم بات جانتا ہے؟"
"آپ کو معلوم ہے کہ وہ اپنی معلومات کے بارے میں بلند بانگ دعوے کیا کرتا تھا لیکن جہاں تک مجھے علم ہے اُسے اس بارے میں کوئی خاص بات معلوم نہیں تھی۔"
"ٹام کے کمرے سے نشہ آور سفوف کا ایک پیکٹ بھی برآمد ہُوا ہے۔ اس بارے میں تم جانتی ہو؟"
"ہاں ... مَیں پچھلے ہفتے اُس کے گھر گئی تھی اور اُس نے بتایا تھا کہ یہ سفوف اُس نے قصبے ہی سے خریدا ہے۔"
شیرف کے چہرے پر ایک رنگ آیا اور گیا۔ شاید اُس کا دھیان اپنے بیٹے کی طرف چلا گیا تھا۔ پھر اُس نے پُوچھا: "ٹام کی کار کہاں ہے؟"
"وہ ورکشاپ میں ہے۔"
شیرف گہری سوچ میں ڈُوبا ہُوا تھا۔ اُس نے خود کلامی کے انداز میں کہا: "ٹام کی کار موجود نہیں تھی اور گھر کی بیشتر روشنیاں بھی بُجھی ہُوئی تھیں۔ ہوسکتا ہے قاتل کسی چیز کی تلاش میں آیا ہو۔ وہ سمجھ رہا ہو کہ ٹام گھر میں موجود نہیں۔ پھر جب اچانک ٹام سامنے آگیا ہو تو اُسے قتل کر بیٹھا ہو۔ بعد میں اُس نے بِنکی کی چیخیں سُنی ہوں اور اپنا مقصد حاصل کیے بغیر واپس چلا گیا ہو۔"
رینڈل نے متین لہجے میں کہا: "اس کا مطلب یہ ہے کہ قاتل بِنکی کی موجودگی سے بھی بے خبر تھا لیکن" ... اُس نے فقرے کے درمیان کیتھرین کی طرف دیکھا اور اُس کی آنکھوں کا اشارہ

پاکر خاموش ہوگیا۔ دراصل وہ یہ کہنا چاہتا تھا کہ بِنکی کی کار قاتل کو نظر کیوں نہیں آئی۔ بِنکی نے کیتھرین کو بتایا تھا کہ ٹام سے اپنی ملاقات پوشیدہ رکھنے کے لیے اُس نے اپنی کار گھر سے خاصے فاصلے پر رکھی تھی۔ اب اگر رینڈل کے سوال کے نتیجے میں شیرف اس بات سے باخبر ہو جاتا تو بِنکی کا یہ بیان غلط ہو جاتا کہ وہ دفتری اُمور کے سلسلے میں ٹام سے ملی تھی۔ کیتھرین اس بات سے خوش تھی کہ رینڈل نے اُس کا مافی الضّمیر سمجھ کر سوال اُدھورا چھوڑ دیا ہے۔

*

کوئی دو گھنٹے تفتیش کا سلسلہ جاری رہا۔ شام ڈھلے پولیس کیتھرین کے گھر سے چلی گئی۔ بِنکی بھی اپنے والدین کے ہمراہ رُخصت ہوگئی۔ شیرف نے کیتھرین کو بتایا تھا کل اُسے مزید پُوچھ گچھ کے لیے دفتر آنا ہو گا۔ وہ سوچ رہی تھی ہو سکتا ہے کل تک مَیں ایک اور لاش دریافت کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔ اُوپر تلے کے حادثات نے اُسے بُری طرح پریشان کر دیا تھا۔ رینڈل نے کیتھرین سے کہا کہ وہ آج رات یہیں ہے

گا، اُسے تنہا نہیں چھوڑے گا۔ اور یہ بات اُس نے اپنی والدہ
کو بھی بتادی ہے۔ رینڈل نے کیتھرین سے کہا اپنا یہ منحوس
لباس تبدیل کرلو۔ کیتھرین نے شاید پہلی مرتبہ غور سے اپنے کپڑوں
کو دیکھا۔ اُس کی پینٹ اور جیکٹ خون کے دھبّوں سے رنگین تھی۔
بازوؤں پر بھی دھبّے تھے۔ وہ فوراً غسل خانے میں چلی گئی جب
اور لباس تبدیل کرکے آئی تو بُری طرح بجھی ہوئی نظر آتی تھی۔ رینڈل
ٹیلیفون پر ٹام کے گھر والوں کو اطلاع دینے کا ناخوشگوار فریضہ
انجام دے رہا تھا۔ وہ ریسیور رکھ کر کیتھرین کی طرف مُڑا۔ اُس
کا چہرہ اُترا ہُوا تھا۔ اپنے ہونہار رپورٹر کی موت نے اُسے پژمردہ
بنادیا تھا اور کیتھرین کو پہلی بار احساس ہو رہا تھا کہ وہ اُس سے عمر
میں بارہ سال بڑا ہے۔ اُس نے اپنی عینک کے شیشے صاف
کرتے ہُوئے کہا: "کیتھرین! اب سو جاؤ۔" لیکن نیند کیتھرین
کی آنکھوں سے کوسوں دُور تھی۔ وہ خوف زدہ لہجے میں بُڑبڑائی:

"پہلے میرے والدین... پھر میرے باپ کی نرس اور
اب ایک رپورٹر جس کا دعویٰ تھا کہ وہ قاتل کے بارے میں بہت
کچھ جانتا ہے۔"

رینڈل نے پائپ کا کش لیتے ہُوئے کہا: "کہیں ایسا تو نہیں کہ
تمہارے ڈیڈی بطور ڈاکٹر کوئی ایسی بات جانتے ہوں جو اُن کی
موت کا باعث بنی ہو؟"

"نہیں، یہ ضروری تو نہیں۔ قصبے کی اکثریت ڈیڈی کو
دل و جان سے چاہتی تھی۔"

"تمہارے خیال میں کیا مس لیونا تمہارے والدین کو قتل کر
سکتی تھی.... تمہارے ڈیڈی کے بارے میں اُس کا رویّہ کیا تھا؟"

"بلیک میلنگ اور اسقاطِ حمل کا دھندا شروع کرنے
سے پہلے وہ مدّت تک ڈیڈی کی قابلِ اعتماد نرس رہی
ہے۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ ڈیڈی سے محبت کرتی تھی۔"

رینڈل نے ہنکارا بھرا: "ہوسکتا ہے یہ سوچ کر کہ وہ تمہارے
ڈیڈی کو کبھی حاصل نہیں کرسکے گی اُنہیں قتل کردیا ہو۔"

"میرے خیال میں ایسا نہیں تھا۔ اُس کے لیے ڈیڈی
کی دن بھر کی رفاقت ہی بہت تھی۔ دوسری باتوں کے علاوہ
ایک نقطۂ نظر یہ بھی ہے کہ وہ ڈیڈی کی کار میں خرابی پیدا نہیں
کرسکتی تھی۔"

رینڈل بولا: "دونوں واقعات کے درمیان چھ ماہ کا وقفہ ہے۔
ممکن ہے کہ لیونا نے چھ ماہ تک اپنا مُنہ بند رکھا ہو اور قاتل اُسے
خاموشی کی قیمت ادا کرتا رہا ہو۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ لیونا کو تمہارے
ڈیڈی کی موت کے بعد اس راز کا پتہ چلا ہو۔ جب وہ دفتر کا
سامان منتقل کر رہی ہو یا اُن کے کاغذات دیکھ رہی ہو۔ یہ بھی امکان
ہے کہ اُس نے کوئی ایسی گفتگو سُنی ہو جو ڈاکٹر کے کسی مریض یا
دوست نے اُن کے ساتھ کی ہو۔"

کیتھرین نے اس سے اتفاق کرتے ہُوئے کہا: "ممکن ہے
کیونکہ لیونا کا کیبن ڈیڈی کے کیبن سے اتنا قریب تھا کہ وہ
مریضوں کے ساتھ اُن کی گفتگو آسانی سے سُن سکتی تھی۔ ہاں،
جب خاص طور پر کسی شخص کی پردہ پوشی مقصود ہوتی تو ڈیڈی لیونا
کو باہر جانے کا کہہ دیا کرتے تھے لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ وہ
دروازے سے کان لگا کر سُنتی رہتی ہو۔"

رینڈل اب سونے کے مُوڈ میں تھا۔ اُس نے کیتھرین
کا شانہ تھپتھپایا اور دوسرے کمرے میں جانے کے لیے اُٹھ گیا۔
کیتھرین نے بستر پر گر کر آنکھیں میچ لیں۔ آج وہ گھر میں اکیلی نہیں
تھی۔ وہ مضبوط بازو اُس کی حفاظت کے لیے موجود تھے۔ تحفّظ
کا بے پناہ احساس لیے وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی۔

*

صبح کو جب کیتھرین جاگی تو رینڈل جا چکا تھا۔ جانے سے
پہلے اُس نے کافی پی تھی۔ پیالی کے نیچے ایک پرچی رکھی ملی:
"گڈ مارننگ کیتھرین! تم بہت تھکی ہُوئی ہو۔ اس لیے کام پر نہ آنا۔
مَیں نے تمہیں جگانا چاہا لیکن پھر یہ سوچا کہ نیند تمہارے ذہن کے
لیے سب سے ضروری چیز ہے۔" کیتھرین مُسکرا دی۔ پھر وہ جلدی
جلدی تیاری میں مصروف ہوگئی۔ اُسے بیان قلمبند کروانے کے
لیے شیرف کے دفتر پہنچنا تھا۔

*

اپنا طویل بیان قلمبند کروانے کے بعد جب وہ شیرف

> "بڑا حصّہ عمرِ گراں کا سر رشتۂ تعلیم کی ابتدائی کتابوں میں صَرف ہُوا۔ وہ کتابیں نام کو ابتدائی ہیں مگر مجھ سے اُنھوں نے انتہا سے بڑھ کر محنت لی۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ جب تک انسان خود بچّہ نہ بن جائے تب تک بچّوں کے مناسب حال کتاب نہیں لکھ سکتا۔ پھر اُنھیں بار بار کاٹنا اور بنانا، سکھانا اور مٹانا اور بھی زیادہ مشکل کام تھا۔ بڈّھا ہو کر بچّہ بننا پڑا۔ چلتے پھرتے، جاگتے، سوتے، بچّوں ہی کے خیالات میں رہا۔ مہینوں نہیں بلکہ برسوں صَرف ہُوئے جب وہ بچّوں کے کھلونے تیّار ہُوئے۔"
>
> (مولانا محمد حسین آزاد کے خطوط سے ایک اقتباس)

کے دفتر کی سیڑھیاں اُتر رہی تھی، ایک نیگرو ڈپٹی نے اُس کا راستہ روک لیا۔ اس شخص کا نام مائیکل تھا جس کی ماں کیتھرین کے گھر صفائی کا کام کیا کرتی تھی۔ اُس نے کیتھرین کو اطلاع دی کہ اُس کی ماں اُسے یاد کر رہی ہے۔ اُس کے پاس کیتھرین کے لیے ایک اہم خبر ہے۔ کیتھرین نے تھوڑی دیر سوچا اور پھر فیصلہ کیا کہ دفتر جانے سے پہلے وہ مسز بَیٹی سے ملے گی۔

جب وہ بوسیدہ پردہ اُٹھا کر بیٹی کے گھر داخل ہوئی، وہ کُرسی پر بیٹھی اُونگھ رہی تھی۔ کیتھرین کی آہٹ سُن کر اُٹھی اور بڑے تپاک سے ملی۔ اِدھر اُدھر کی باتوں کے بعد اُس نے مِس لیونا کا ذکر چھیڑ دیا۔

"مِس لیونا کوئی اچھّی عورت نہیں تھی۔ ٹھیک ہے سب انسان خُدا نے بنائے ہیں لیکن اچھّے بُرے کی تمیز بھی اُسی نے سکھائی ہے۔ مَیں جانتی تھی کہ لیونا تمہیں اور تمہاری ماں کو اچھا نہیں سمجھتی اس لیے مَیں ہر وقت اُس پر نگاہ رکھتی تھی۔ گاہے گاہے میں تمہارے ڈیڈی کے دفتر کی صفائی کے لیے بھی جایا کرتی تھی۔ ایک روز شام کے وقت مَیں کلینک گئی تو معاینے کے کمرے سے باتیں کرنے کی اُونچی آواز سُنائی دے رہی تھی۔ یُوں لگتا تھا جیسے کوئی شخص تمہارے ڈیڈی سے جھگڑ رہا ہو۔ یہ واقعہ تمہارے والدین کی موت سے تین روز پہلے کا ہے۔ مَیں اُس وقت نشست گاہ کی صفائی کر رہی تھی۔ اس کمرے میں امتحان گاہ سے آنے والی آوازیں صاف سُنائی نہیں دے رہی تھیں۔ پھر مَیں نے لیونا کو امتحان گاہ کی طرف جاتے دیکھا۔ تمہیں معلوم ہی ہے کہ وہ اپنے ربڑ سول جُوتوں میں کتنی خاموشی سے چلا کرتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد تمہارے ڈیڈی کی آواز آئی۔ وہ اُسے کہہ رہے تھے کہ سب مریض فارغ ہو چکے ہیں اس لیے وہ گھر جا سکتی ہے۔ تب لیونا واپسی کے لیے مُڑی لیکن وہ واپس نہیں گئی۔ وہ دروازے سے کان لگائے سب کچھ سُن رہی تھی۔ جب تمہارے ڈیڈی نے دروازہ کھولنے کے لیے ناب گھمائی تو لیونا کمال ہوشیاری سے برابر والے کمرے میں غائب ہو گئی۔ تمہارے ڈیڈی اور اُن کا ملاقاتی باہر نکلے۔ دونو غصّے میں تھے لیکن ملاقاتی کا پارہ نُقطۂ عُروج پر نظر آ رہا تھا۔ کمرے سے باہر آ کر تمہارے ڈیڈی نے چند الفاظ کہے جو اب تک مجھے یاد ہیں۔ انھوں نے کہا تھا: 'بہر حال کچھ بھی ہو تمہیں حالات کا سامنا کرنا ہو گا۔ مَیں قانُون شکنی نہیں کر سکتا۔ مجھے بے حد افسوس ہے لیکن اِس بات کی رپورٹ مجھے بہر حال کرنا ہو گی۔' مَیں گفتگو کو پُوری طرح نہیں سمجھ رہی تھی لیکن میرا اندازہ ہے کہ کسی سرکاری ادارے کی بات تھی۔ تمہارے ڈیڈی کہہ رہے تھے: 'تم جانتے ہو صاحب حالات پہلے جیسے نہیں رہے۔ کچھ عرصے بعد تم اپنے گھر واپس آ جاؤ گے۔ کوئی تمہارے بارے میں جاننے کی کوشش نہیں کرے گا اور تم سکون سے زندگی گزار سکو گے۔' اس کے بعد کی گفتگو بالکل مُبہم تھی۔ تمہارے ڈیڈی شاید.... شاید کسی جانور کا ذکر کر رہے تھے۔ مجھے اُس کا نام یاد نہیں شاید وہ 'ا' سے شروع ہوتا تھا۔"

"مسز بَیٹی!" اُس نے گہری سانس لے کر کہا۔ "کیا اُس ملاقاتی کی شکل آپ نے دیکھی تھی؟"

"یہی تو بدقسمتی ہے۔" بَیٹی نے مایوسی سے سر ہلایا۔ "مَیں

اس پوزیشن میں نہیں تھی کہ اُس کی شکل دیکھ سکتی لیکن مجھے یقین ہے
کہ لیونا نے شکل دیکھی تھی۔"

*

مسز پیٹی کے ہاں سے وہ سیدھی دفتر پہنچی۔ ابھی وہ بیٹھی ہی
تھی کہ رینڈل نے اُسے اپنے کمرے میں بلایا۔ دورانِ ملازمت
یہ شاید دوسرا موقع تھا کہ وہ رینڈل کے کمرے میں گئی تھی۔ وہ
اُس کے بارے میں بڑا فکرمند نظر آ رہا تھا۔ "میں تمہارے لیے
ایک پیغام چھوڑ آیا تھا۔ تمہیں آج آرام کرنا چاہیے تھا۔"

"میں تمہارے بارے میں پریشان تھی کہ تم اکیلے دفتر
کیسے سنبھالو گے۔" کیتھرین نے اُس کی طرف محبت آمیز نظروں
سے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ بہت اُلجھا ہوا نظر آ رہا تھا۔

کیتھرین گہری نظروں سے رینڈل کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔
اچانک ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور رینڈل گفتگو میں مصروف ہو گیا۔
کیتھرین دفتر کا جائزہ لینے لگی۔ سامنے دیوار پر مختلف تصویریں لگی
تھیں۔ کیتھرین نے ایک تصویر کو غور سے دیکھا۔ تصویر میں رینڈل
ایک نوجوان کھلاڑی کے ساتھ نظر آ رہا تھا۔ تصویر کافی پہلے اُتاری
گئی تھی لیکن کیتھرین رینڈل کو پہچان گئی۔ نیچے لکھے ہوئے الفاظ
کے مطابق یہ دونوں دوست 'لوفیلڈ' کاؤنٹی کی جونیئر بیس بال
ٹیم کے کوچیز تھے۔ کیتھرین کے لیے یہ ایک نیا انکشاف تھا۔
وہ نہیں جانتی تھی کہ رینڈل نہ صرف بیس بال کا اچھا کھلاڑی رہا
ہے بلکہ کالج کے زمانے میں کوچنگ بھی کرتا رہا ہے۔ اُس نے
تصور کی آنکھوں سے دیکھا۔ رینڈل ایک زوردار ہٹ لگا کر
بلا پھینک رہا ہے ..... بیس بال کا بلا .... بالکل اچانک
اُس کا ذہن دوسری طرف چلا گیا اُس نے دیکھا کہ بیس بال کا
بلا رینڈل نے سر پر اُٹھا رکھا ہے اُس کے بازوؤں کی مچھلیاں
اُبھری ہوئی ہیں۔ پھر وہ پوری طاقت سے بلا مس لیونا کے سر
پر مارتا ہے۔ مس لیونا کراہ کر زمین بوس ہو جاتی ہے۔ وہ اپنا
بلا پھر اُٹھاتا ہے۔ اب اس بلّے کے نیچے ٹام ہے۔ کیتھرین نے
زور سے اپنے سر کو جھٹکا۔ وہ ایک لمحے کے لیے بھی اس خیال
کو اپنے ذہن میں جگہ نہیں دینا چاہتی تھی لیکن ذہن بے لگام ہو
چکا تھا۔ اُس نے خوفزدہ نظروں سے رینڈل کی طرف دیکھا۔ وہ
ابھی تک گفتگو میں مصروف تھا۔

حالات نے یہ کیسا پلٹا کھایا تھا کیتھرین کو ایک دم ہی
رینڈل کی شکل اجنبی نظر آنے لگی تھی۔ وہ یہ سوچ کر کانپ گئی کہ
کل رات اس اجنبی چہرے کے ساتھ وہ گھر میں تنہا تھی۔ اُس
نے یہ سوچ کر آنکھیں جھکا لیں کہ کہیں رینڈل اُس کے ذہن میں
اُٹھنے والے طوفان سے آگاہ نہ ہو جائے۔ اُس نے سوچا
فی الحال مجھے رینڈل کو اُس گفتگو سے آگاہ نہیں کرنا چاہیے جو
پیٹی کے ساتھ ہوئی ہے۔ وہ آہستہ سے اُٹھی اور باہر نکل آئی اور
سیڑھیاں اُتر کر نیچے سڑک پر آ گئی۔ اُس کا ذہن گھڑ دوڑ کا میدان
بنا ہوا تھا۔ کیا رینڈل قاتل تھا؟ رینڈل جو اُس کے ارمانوں کا
مرکز تھا۔ اُس نے سوچا اگر رینڈل ہی مجرم ہے تو اُسے چوکنا کرنا
ٹھیک نہیں۔ یہ سوچ کر وہ واپس دفتر جانے کے لیے مڑ گئی۔

دفتر پہنچی تو حسبِ توقع رینڈل اُس کی تلاش میں باہر جانے
کے لیے سیڑھیاں اُتر رہا تھا۔ کیتھرین کو دیکھ کر اُس کے چہرے
پر اطمینان کی لہر دوڑ گئی۔ کیتھرین نے سوالات کی بوچھاڑ سے
بچنے کے لیے فوراً ایک گھڑا گھڑایا بہانہ اُسے سُنا دیا۔ اُس نے
کہا کہ دانت میں شدید درد اُٹھا تھا اور وہ اپنے ڈاکٹر کے
پاس چلی گئی تھی۔ رینڈل کو مطمئن کرنے کے بعد وہ اپنی میز پر
جا پہنچی۔ پھر اُس کا دھیان ٹام کی طرف چلا گیا۔ ٹام کے کاغذات
دیکھنے سے ہو سکتا ہے اُس کے قتل پر کچھ روشنی پڑ جائے۔ ٹام
کی میز قریب ہی تھی لیکن اب پولیس کی اجازت کے بغیر وہ اس
میز کو ہاتھ نہیں لگا سکتی تھی۔ حسبِ توقع تھوڑی دیر بعد شیرف نے
ایک ڈپٹی کو ٹام کی میز کی تلاشی لینے کے لیے بھیج دیا۔ کیتھرین نے
اُس کے ساتھ مل کر میز کے دراز کھولے۔ آدھ گھنٹے کی اُلٹ پلٹ
میں کوئی کام کی چیز ہاتھ نہ آئی۔ مس لیونا کے قتل پر ٹام کے تحقیقی
کام کا ادھورا مسوّدہ ملا لیکن اُس میں کوئی ایسی بات درج نہیں
تھی جو دوسرے لوگوں کو معلوم نہ ہو۔

ڈپٹی کے جانے کے بعد کیتھرین نے ٹام کی کھینچی ہوئی

تصویروں کو دھونے کا پروگرام بنایا۔ ڈارک رُوم میں گھس کر اُس نے فلم دھو ڈالی۔ دو دن پہلے ایک مقامی ہوٹل میں ہونے والی تقریب کی تصویریں تھیں۔ بستی کی کئی جانی پہچانی شخصیتیں، شیرف، ڈاکٹر میو، سپیکر کے بالکل سامنے پارکنز اپنی لمبی آستینوں کی قمیص میں بیٹھا شاید کسی بات پر مُسکرا رہا تھا۔ اُس کے ساتھ رینڈل مُنہ میں پائپ دبائے بیٹھا تھا۔

دونوں ہاتھ گود میں رکھے وہ کتنی ہی دیر اپنی نشست پر گم سُم بیٹھی رہی۔ آنسو جیسے اندر ہی اندر اُس کے حلق میں گر رہے ہوں۔ بیس بال کا بَلّا بار بار اُس کے ذہن پر ضربیں لگا رہا تھا۔ بیس بال کا بَلّا کوئی ایسی نادر چیز تو نہ تھی۔ وہ کئی بار خود کو سمجھا چکی تھی۔ قصبے کے کئی گھروں میں بیس بال کے بَلّے موجود ہوں گے۔ تم اس قدر تنگ نظری کا ثبوت کیوں دے رہی ہو۔ لیکن پھر فوراً ہی ذہن کے کسی گوشے سے کوئی مُخالفانہ دلیل اُبھر آتی۔ اس وقت اُسے کل رات کا واقعہ یاد آ رہا تھا۔ رات پچھلے پہر اُس کی آنکھ کُھل گئی تھی۔ باہر گھن گرج کے ساتھ موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ یہ خیال اُس کی ڈھارس بندھا رہا تھا کہ رینڈل دوسرے کمرے میں موجود ہے۔ اُسے دیکھنے کے لیے وہ دبے پاؤں دروازے کے پاس پہنچی لیکن یہ دیکھ کر ششدر رہ گئی کہ رینڈل بستر پر موجود نہیں۔ ابھی وہ اُسے تلاش کرنے کے بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ رینڈل تیزی سے کمرے میں داخل ہُوا۔ نائٹ بلب کی روشنی میں اُس کا چہرہ بھیگا ہُوا نظر آ رہا تھا۔ پھر وہ جلدی سے بستر میں گُھس گیا۔ کیتھرین بھی یہ سوچ کر خوابگاہ میں واپس آ گئی کہ صبح اُس سے پُوچھے گی کہ وہ کہاں گیا تھا؟ ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن اب تو ساری صورتِ حال ہی بدل گئی تھی۔ تاریکی کے اندر سے رینڈل کے خدوخال واضح ہو رہے تھے۔

ایک آہٹ نے اُس کے خیالوں کا سلسلہ منقطع کر دیا تھا۔ رینڈل اُس کے سامنے کھڑا تھا: "یہ دیکھو کیتھرین" اُس نے کاغذ کی ایک چِٹ اُس کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔ "اس ہفتے کی بہترین تفریح، لوفیلڈ تھیٹر کی پیشکش 'پہلی محبت'۔ مَیں نے جمعے کی شب کے لیے دو نشستیں مخصوص کرا لی ہیں۔"

کیتھرین نے پلکیں اُٹھا کر اُس کی آنکھوں میں دیکھا۔ کس قدر پُر اعتماد نظر آ رہا تھا وہ۔ "شاید ہم اس تفریح سے لطف اندوز نہ ہو سکیں" اُس نے دل میں سوچا۔ "ہو سکتا ہے ہفتے کا دن تمہیں حوالات میں آئے۔"

"کیا سوچ رہی ہو؟ کیتھرین!" رینڈل نے اُس کی میز پر جُھکتے ہُوئے کہا۔

"کچھ نہیں" اُس نے چہرے پر زبردستی مُسکراہٹ بکھیری۔ "ٹام کے متعلق سوچ رہی تھی۔ اُس کی لکھی ہُوئی تحریر اور کھینچی ہُوئی تصویروں میں کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جسے اُس کی فوری موت کا سبب قرار دیا جا سکے۔" ایک لمحہ رُک کر وہ بولی: "رینڈل! کبھی کبھی مجھے یُوں لگتا ہے جیسے کوئی نزدیکی شخص ان واقعات کا ذمّے دار ہے۔ کوئی ایسا شخص جسے مَیں اچھی طرح جانتی ہُوں۔ بہت اچھی طرح۔"

رینڈل نے کچھ کہنے کے لیے مُنہ کھولا لیکن پھر فون کی گھنٹی بجنے لگی اور وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کیتھرین نے جلدی جلدی اپنی چیزیں سنبھالنی شروع کیں۔ وہ اس وقت شیرف سے ملنے جا رہی تھی۔ جب وہ کاغذوں کا ایک پلندہ دراز میں رکھ رہی تھی تو چند کاغذ پھسل کر فرش پر گر گئے۔ اُس نے جُھک کر انہیں اُٹھایا۔ یہ قصبے کے ڈاکٹر میو کا لکھّا ہُوا ایک مضمون تھا جو اُس نے کوئی تین ہفتے قبل اشاعت کے لیے دیا تھا اور جسے کیتھرین نے لاپروائی سے اصلاح طلب مضامین میں پھینک دیا تھا۔ وہ یہ مضمون شائع کر کے ڈاکٹر میو کی مستقل آمدورفت کی راہ نہیں کھولنا چاہتی تھی۔

اُس نے حسبِ سابق ایک طائرانہ نگاہ مضمون پر ڈالی اور چونک گئی۔ ایک جگہ لفظ ARMADELLO لکھّا نظر آیا تھا۔ کیتھرین سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور جلد جلد مضمون پر نظر دوڑانے لگی۔ یہ تحریر کوڑھ کے مرض پر تازہ ترین تحقیق کا احاطہ کرتی تھی۔ ڈاکٹر میو نے ایک معروف ماہرِ طب کا ذکر کرتے ہُوئے لکھّا تھا کہ انہوں نے کوڑھ کے اثرات کا مشاہدہ کرنے کے لیے ARMADILLO (وسطی امریکہ کا نیولا نما جانور) پر تجربات کیے ہیں۔ ان تجربات سے

اُنہیں گراں قدر معلومات حاصل ہُوئی ہیں۔ کوڑھ کا مرض پہلے بھی قابلِ علاج تھا لیکن اب اس کا سدِباب اور بھی سہل اور یقینی ہو گیا ہے۔

کیتھرین کے چہرے پر ہیجان کے آثار نظر آ رہے تھے۔ جب اُس نے مضمون ختم کیا تو وہ ایک فیصلے پر پہنچ چکی تھی۔ اُس نے رینڈل کے کمرے کی طرف دیکھا۔ وہ ایک فائل پر جُھکا ہُوا تھا۔ ایکا ایکی سب کچھ جانا پہچانا اور حسین لگنے لگا تھا۔ وسوسوں کی دُھند چھٹ گئی تھی۔ رینڈل کا چہرہ ہمیشہ کی طرح روشن نظر آ رہا تھا... رینڈل مُجرم نہیں تھا، مُجرم کوئی اور تھا اور وہ جو کوئی بھی تھا اب کیتھرین سے بچ نہیں سکتا تھا۔

*

وہ تیزی سے کار ڈرائیو کرتی ہُوئی گھر پہنچی۔ شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔ وقت بہت تھوڑا تھا۔ گھر کے سامنے ایک شیورلٹ گاڑی دیکھ کر وہ ٹھٹک گئی۔ ایک ادھیڑ عمر مرد عورت اُس کا انتظار کر رہے تھے۔ یہ ٹام کے والدین تھے۔ دونوں کے چہروں سے بیٹے کی موت کا غم عیاں تھا۔ کیتھرین اُنہیں گھر کے اندر لے گئی۔ وہ قریباً پندرہ منٹ اُس کے پاس بیٹھے رہے۔ وہ ٹام کی آخری رُسوم ادا کرنے کے لیے ٹام کا ایک سُوٹ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ کیتھرین نہیں چاہتی تھی کہ وہ خود اس عمارت میں داخل ہوں۔ اُس نے بہانہ بنایا کہ پولیس نے مکان کو سیل کر رکھا ہے؛ تاہم اُن سے وعدہ کیا کہ کل تک وہ اُنہیں سُوٹ پہنچا دے گی۔ اُن کے رُخصت ہوتے ہی کیتھرین نے ٹینس شوز پہنے، دراز میں سے پستول نکالا اور مکان کے اُس حصّے میں جانے کے لیے تیار ہو گئی جہاں کل ٹام قتل کیا گیا تھا۔ اُس کا دل شدّت سے دھڑک رہا تھا لیکن غُصّے کی ایک لہر بار بار اُس کے خوف کو دبا دیتی تھی۔ آخری لمحے اُس نے سوچا کہ اگر مکان میں اُس کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آ گیا تو وہ معلومات جو اُس کے دل میں ہیں بے کار چلی جائیں گی۔ اُسے مکان میں داخل ہونے سے پہلے کسی کو اس بارے میں بتا دینا چاہیے۔ اُس نے رینڈل کو فون کیا: "ہیلو رینڈل ... ڈیئر! مَیں جو کچھ کہہ رہی ہُوں غور سے سُنو۔ میرے پاس وقت کم ہے۔ ٹام لیونا اور میرے ممّی اور ڈیڈی کا قاتل قصبے کا ایک کوڑھی شخص ہے۔ مَیں اُس کے بارے میں فی الحال کچھ نہیں جانتی۔ اُس کی میڈیکل فائل ڈیڈی کے سابقہ کلینک کی بالائی منزل میں پڑی ہے۔ مَیں یہ فائل لینے جا رہی ہُوں۔ خُدا حافظ۔"

رینڈل ہیلو ہیلو پُکارتا رہا لیکن کیتھرین نے رسیور رکھ دیا۔ اُس نے دروازہ کھولا اور نِچلی صحن میں سے ہوتی ہُوئی باڑ کے دوسری طرف پہنچ گئی۔ مکان کا عقبی دروازہ مقفّل تھا لیکن اُس کی مُتبادل چابی کیتھرین کے پاس موجود تھی۔ اُس نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ مکان میں عجب پُر ہول خاموشی اور گہری تاریکی تھی۔ وہ روشنی نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اُس نے جیب سے چھوٹی ٹارچ نکالی اور اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ یہ دروازہ مقفّل نہیں تھا۔ عقبی برآمدے میں سے ہو کر وہ خواب گاہ میں داخل ہُوئی۔ سامنے ہال کمرے کا دروازہ نظر آ رہا تھا۔ ذرا سے دباؤ سے دروازہ کُھل گیا۔ اُس نے دیوار پر لگا سوئچ آن کیا۔ بلب کی کمزور روشنی ہال کمرے میں پھیل گئی۔ کھڑکیوں کے پردے کِھنچے ہُوئے تھے اِس لیے روشنی باہر جانے کی توقّع نہیں تھی۔ کمرے کی تمام چیزیں کل ہی کی طرح اِدھر اُدھر بکھری ہُوئی تھیں۔ صرف ایک چیز کی کمی تھی اور وہ تھی ٹام کی لاش۔ اُس نے اس ہولناک منظر سے توجّہ ہٹائی اور زینے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ زینہ ایک چکّر کھا کر بالائی منزل پر آ گیا۔ یہاں ایک بڑے کمرے میں بہت سی الماریاں آگے پیچھے رکھّی تھیں۔ کیتھرین کو معلوم تھا وہ فائل کہاں ہو گی۔

جس روز الماریاں اُوپر لائی گئی تھیں اُس نے لیونا کو ایک الماری میں کوئی چیز چُھپاتے ہُوئے دیکھا تھا؛ تاہم اُس وقت غور نہیں کیا لیکن اب وہ جان گئی کہ لیونا نے وہاں کوڑھی مریض کی فائل چُھپائی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ یہ فائل کسی اور جگہ سے یہاں زیادہ محفوظ رہے گی۔ اُس فائل کے ذریعے وہ اس شخص کو چھ ماہ تک بلیک میل کرتی رہی تھی۔ کیتھرین نے ٹارچ روشن کی اور ایک الماری کے تختوں پر پاؤں رکھ کر اُوپر چڑھ گئی۔ بالائی

خانے میں ایک پرانے صندوق کے پیچھے ذرا ٹٹولنے سے
وہ فائل اُس کے ہاتھ میں آگئی۔ وہ فائل لے کر الماری سے نیچے
اُتر آئی اور پھر کانپتے ہاتھوں سے اُس نے ٹارچ کی روشنی
فائل کے کور پر مرکوز کی۔ وہاں مریض کا نام لکھا تھا... مسٹر کارل
پارکنز، عمر ۴۲ سال، پیشہ لوفیلڈ کا تفتیشی افسر۔

کیتھرین نے ایک طویل سانس لی..... اب وہ سمجھ گئی
تھی کہ پارکنز ہر وقت لمبی آستینوں کی قمیص کیوں پہنتا ہے پھر اُسے
یاد آیا کہ ہاتھوں پر اُبلتی ہوئی کافی گرنے کے باوجود اُس کا
چہرہ تکلیف سے عاری رہا تھا۔ یقیناً اُس کی جلد مفلوج ہو چکی تھی،
وہ کوڑھ کا مریض تھا لیکن اپنے مرض کو سماجی حیثیت، عزت اور
وقار کے لیے خطرہ سمجھتا تھا۔ اس لیے اُسے چھپانا چاہتا تھا۔
لیکن کیتھرین کے والد اپنی پیشہ ورانہ ذمے داری کے ہاتھوں
مجبور تھے۔ ملکی قانون کے مطابق کوڑھ کے مریض کی رپورٹ کرنا
ضروری تھا۔ وہ اُس کا علاج کرنا چاہتے تھے لیکن رپورٹ کرنا بھی
ضروری سمجھتے تھے۔

کیتھرین نے جلد جلد فائل کے صفحے اُلٹے۔ اُس کے ڈیڈی
نے بڑی محنت سے پارکنز کی بیماری کا ریکارڈ تیار کیا تھا۔ وہ یقیناً
اُن کے علاج سے شفایاب ہو جاتا لیکن اُس کی ہٹ دھرمی
اور کمینگی نے نہ صرف کیتھرین کے ڈیڈی کی جان لے لی تھی
بلکہ تین اور انسانوں کے خون سے بھی ہاتھ رنگ لیے تھے۔
اُس کے ظلم کا شکار ہونے والے ان چار افراد میں سے صرف
لیونا ہی کو کسی حد تک قصوروار ٹھہرایا جاسکتا تھا۔ باقی تینوں افراد
بے گناہ تھے۔ اُس کے ڈیڈی کی خطا یہ تھی کہ وہ اپنا فرض پورا
کرنا چاہتے تھے۔ اُس کی ممی اس لیے قتل ہوئی کہ وہ اپنے
خاوند کے ساتھ کار میں سوار تھی اور ٹام کا گناہ یہ تھا کہ وہ کیتھرین
کا کرایے دار تھا اور ایک غلط جگہ غلط وقت پر موجود تھا۔

پارکنز اپنی فائل کی تلاش میں پہلے لیونا کے گھر گھسا تھا لیکن
فائل اُسے نہیں ملی۔ بعد میں اُس نے لیونا کو قتل کر دیا لیکن
یوں لگتا ہے جیسے قتل کرنے سے پہلے اُس نے لیونا
سے پوچھ لیا تھا کہ اُس نے فائل کہاں چھپا رکھی ہے۔ کیتھرین
کو وہ شام یاد تھی جب پارکنز چہل قدمی کے بہانے اُسے گھر
چھوڑنے آیا تھا۔ اُس نے اپنے بیٹے کی فائل کے بارے
میں پوچھا تھا۔ دراصل وہ لیونا کے بیان کی تصدیق کرنا چاہتا تھا۔
جب کیتھرین نے بتایا کہ فائلیں ٹام کے گھر کی بالائی منزل پر
ہیں تو اُس نے وہاں گھسنے کا پروگرام بنالیا۔ اُس سے اگلے
روز دوپہر کے وقت وہ دفتر آیا تھا۔ وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ ٹام
آج شام گھر میں موجود ہوگا یا نہیں۔ جب اُس نے ٹام کو پنکی
سے باتیں کرتے سُنا تو وہ جان گیا کہ ٹام اس لڑکی کے ساتھ ڈیٹنگ
پر جا رہا ہے۔ ستم یہ ہوا کہ گاڑی خراب ہونے کی وجہ سے ٹام
گاڑی گھر نہ لایا۔ دوسری طرف پنکی بھی اپنی گاڑی ایک دوسری
گلی میں کھڑی کر کے ٹام کے گھر آئی۔ گیراج خالی دیکھ کر پارکنز
کو یقین ہو گیا کہ ٹام گھر میں موجود نہیں۔ وہ فائل نکالنے کے لیے
اندر گھسا۔ جب اُس نے ٹام کو اچانک اپنے سامنے پایا تو ہاتھ
میں پکڑے ہوئے بیلچے سے اُس کا کام تمام کر دیا۔ عین اُس
وقت پنکی چیخنے لگی اور وہ اپنا مشن اُدھورا چھوڑ کر واپس آ گیا۔
اوہ میرے خدا! کس قدر سفاک قاتل تھا وہ۔ کیتھرین نے سوچا۔
وہ اب نچلی منزل کی خوابگاہ سے ٹام کا سُوٹ حاصل کر کے
فوراً یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی..... اور پھر وہ چونک اُٹھی اُس
کے پیچھے کوئی آہستہ آہستہ دروازہ کھول رہا تھا۔ خون کیتھرین کی
رگوں میں منجمد ہو گیا۔ وہ ٹام والی غلطی دُہرا چکی تھی۔ اُس نے بھی
عقبی دروازہ کھلا رہنے دیا تھا، شاید رینڈل کے لیے... لیکن
اُس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ یہ رینڈل نہیں۔ یہ وہی سفاک قاتل پارکنز
ہے۔ اُس کے ہاتھ میں بیس بال کا بلاّ ہے اور وہ اپنا اُدھورا
مشن مکمل کرنے اِدھر آ رہا ہے۔ یقیناً یہ وہی ہے۔ اُسے
معلوم ہے کہ آج رات گھر میں کوئی نہیں۔ وہ اطمینان سے
فائل تلاش کر سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس نے کھڑکیوں
میں سے چھنتی ہوئی روشنی دیکھ لی ہو۔ یہ سب کچھ چند ثانیے
میں کیتھرین کے ذہن سے گزر گیا۔ اُس نے ایک جھٹکے سے
مُڑ کر دیکھا۔ پارکنز اُس سے دس قدم کے فاصلے پر کھڑا تھا۔
نیچے ہال سے آتی ہوئی روشنی میں اُس کا نصف چہرہ نظر آ رہا تھا۔

اُس کے ہاتھ میں بیس بال کا بَلّا تھا اور آنکھوں میں دیوانگی ناچ رہی تھی۔

کیتھرین کو پُوری شدّت سے خطرے کا احساس ہُوا۔ فائل اُس کے ہاتھ میں تھی اور پارکنز قدم بہ قدم اُس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"مَیں تمہیں ایسا نہیں کرنے دُوں گا۔" وہ پُھنکارا۔ "مَیں تمہیں ایسا نہیں کرنے دُوں گا۔"

فائل کی تلاش کے دوران کیتھرین اپنا پستول فرش پر رکھ چکی تھی۔ اور اب وہ اُن کی پہنچ سے دُور تھا۔ وہ جان چکی تھی کہ اُسے پارکنز کا کم از کم ایک وار بچانا ہو گا۔ اُس نے اپنی آنکھیں بیس بال کے خُونی بَلّے پر مرکوز کر رکھّی تھیں اور پھر ایک جھنکاٹے کے ساتھ پارکنز نے بَلّا گھُمایا۔ کیتھرین تیزی سے نیچے جُھکی۔ بَلّا زور دار آواز کے ساتھ الماری سے ٹکرایا۔ وار بچانے کے ساتھ ساتھ وہ جُھک کر ریوالور بھی اُٹھا چکی تھی۔ اِس سے پہلے کہ پارکنز دوسرا وار کرتا، کیتھرین تیر کی طرح دروازے کی طرف لپکی ـــــ اور سیڑھیاں اُتر کر وہ ہال کمرے میں آئی۔ ٹارچ گر چکی تھی لیکن در و دیوار اُس کے جانے پہچانے تھے۔ وہ ٹٹول ٹٹول کر بھی دروازے تک پہنچ گئی۔ پارکنز اُس کے پیچھے طُوفان کی طرح آ رہا تھا۔ پہلے اُس نے اپنے گھر میں گھُسنے کا ارادہ کیا لیکن پھر گلی میں مُڑ گئی۔ گلی سُنسان تھی۔ دُور ایک سٹریٹ لائٹ جل رہی تھی۔ یہ سٹریٹ لائٹ اُس کے لیے اُمید کی کرن تھی۔ اُس نے پُوری شدّت سے روشنی کی طرف دوڑ لگا دی لیکن پارکنز کی رفتار بھی کم نہیں تھی۔ وہ لمحہ بہ لمحہ اُس سے قریب ہو رہا تھا۔ کیتھرین جان گئی کہ وہ اُسے سڑک تک نہیں پہنچنے دے گا۔ اُس نے رُکنے کا فیصلہ کر لیا اور تیزی سے مُڑی۔ ایک لمحے کے لیے ساکت ہو گئی۔ پھر خود بخود اُس کے گھٹنوں میں خم آ گیا۔ اُس کا سر پیچھے کی طرف جُھکا، پستول والا ہاتھ سیدھا ہُوا۔ بائیں ہاتھ نے دائیں ہاتھ کی کلائی تھامی۔ پارکنز قریب آ چکا تھا۔ کیتھرین کے پاس صرف ایک موقع تھا صرف ایک فائر داغنے کا لمحہ۔ اُس نے گولی چلا دی۔ گولی عین پارکنز کے دل میں پیوست ہو گئی۔ وہ بیئر کے خالی ڈبّے کی طرح فضا میں اُچھلا اور گرتے ہی ساکت ہو گیا۔ عقب میں بھاگتے ہُوئے قدموں کی آواز آ رہی تھی۔ کیتھرین نے دیکھا رینڈل چند دوسرے افراد کے ساتھ اُس کی طرف آ رہا تھا۔ فائل نیچے گر چکی تھی کیتھرین نے فائل اُٹھائی۔ رینڈل نے قریب پہنچ کر اُس کا ہاتھ تھام لیا اور وہ اُس کے بازُو سے لگ کر سسکنے لگی۔

☆